غیر مقلدین کا رفع یدین کو سنت مؤکدہ تسلیم کرنے سے انکار

غیر مقلدین کے عالم سے کسی نے سوال کیا کہ رفع یدین سنت مؤکدہ ہے یا نہیں تو انہوں نے اس کا جواب میں رفع یدین کے سنت ہونے کی دلیل کی بجائے علامہ ابن قیمؒ کے حوالہ سے کہہ دیا کہ رفع یدین کرنے اور نہ کرنے والے پہ کوئی ملامت نہیں یہ سب اقسام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے ثابت ہے۔ (فتاوی علمائے اہلحدیث، جلد 3 صفحہ 152،151)

موجودہ غیر مقلدین جو رفع یدین نہ کرنے والے پہ اعتراض کرتے ہیں ان سے گزارش ہے رفع یدین ترک کرنے والوں پہ کوئی ملامت نہیں اور ترک رفع یدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے اس بات کو تو تمہارے اکابر علماء نے تسلیم کرلیا ہے لیکن تم خود پہلے رفع یدین کو سنت تو تسلیم کرلو احناف پہ ترک رفع یدین کا اعتراض بعد میں کرنا۔

باب رفع الیدین

سوال ، وتر کی تیسری رکعت میں مروجہ رفع الیدین جائز ہے یا ناجائز اور صحیح طریقہ کیا ہے ؟

جواب ، وتروں کی دعا قنوت میں جو تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھاتے ہیں بعض صحابہ سے اس کا ذکر آیا ہے۔ اور بعض لوگ جو ہاتھ اٹھا کر دعا قنوت پڑھتے ہیں اس کا ذکر بھی بعض صحابہ سے آیا ہے، امام بخاریؒ نے رفع الیدین میں ذکر کیا ہے۔ از حضرت العلام مولانا حافظ محمد صاحب گوندلوی الاعتصام جلد ۲ ش ۱

سوال ، چہ میفرمایند عالمان دین و مفتیان شرع متین درین مسئلہ کہ رفع الیدین عند الرکوع و عند رفع الراس من الرکوع و القیام للرکعۃ الثالثۃ از سنن مؤکدہ است کہ تارکش معاتب و معاقب خواہد شد یا از سنن زوائد کہ فاعل آں مثاب باشد و تارکش ملام و معاتب نخواہد شد و ان ترک مدۃ عمرہ کما حققہ الشہید رحمہ اللہ فی رسالتہ تنویر العینین۔

الجواب ، حافظ ابن قیمؒ در زاد المعاد نوشتہ من الاختلاف المباح الذی لا یعنف فیہ من فعلہ ولا من ترکہ وھذا کرفع الیدین فی الصلوۃ و ترکہ و کالخلاف فی انواع التشہدات و انواع الاذان و الاقامۃ و انواع النسک من الافراد و القران و التمتع شیخ الاسلام ابن تیمیہ اپنے رسالہ سنت الجمعہ میں لکھتے ہیں ان السلف فعلوا ھذا و ھذا و کان کلا الفعلین مشہورا بینہم کانوا یصلون علی الجنازۃ بقراءۃ و بغیر قراءۃ کما کانوا یصلون تارۃ بالجہر بالبسملۃ و تارۃ بغیر جہر و تارۃ باستفتاح و تارۃ بغیر استفتاح و تارۃ برفع الیدین فی المواطن

ے کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ وقت رکوع کرنے اور رکوع سے اٹھنے اور تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے کے رفع یدین کرنا سنت مؤکدہ ہے کہ جس کو ترک [illegible] ثواب [illegible] ہے یا سنت زائدہ ہے کہ جس کا کرنے والا ثواب کے لائق ہوتا ہے اور تارک اس کا [illegible] ملامت اور عتاب کے نہیں ہوتا اگرچہ عمر بھر نہ کرے جیسا کہ شہید رحمہ اللہ تعالی نے اپنے رسالہ تنویر العینین میں بیان کیا ہے۔

ے حافظ ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ قنوت کا مسئلہ مختلف فیہ ہے، اور یہ اختلاف اختلاف مباح سے ہے اس کے کرنے والے [illegible]

الثلاثۃ و تارۃ یقرءون خلف الامام بالسر و تارۃ لا یقرءون و تارۃ یکبرون علی الجنازۃ سبعا و تارۃ خمسا و تارۃ اربعا کان فیہم من یفعل ھذا و فیہم من یفعل ھذا کل ھذا ثابت عن الصحابۃ کما ثبت عنہم ان فیہم من کان یرجع فی الاذان و فیہم من لم یرجع فیہ و فیہم من یوتر الاقامۃ و فیہم من کان یشفعہا و کلاھما ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئہ لا یسلم ابو یعنہ۔ (فتاوی غزنویہ ص ۳۳)

سوال ، زید حنفی ہے وہ کہتا ہے کہ رفع الیدین کرنا ناجائز ہے بلکہ امام صاحب بھی رفع الیدین نہیں کیا کرتے تھے تو پھر ہم کیوں کریں اور کہتا ہے کہ عرب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب عرب نماز پڑھتے تو منافقان عرب اپنی آستینوں میں بت بنا کر بحالت قیام رکھ دیتے تھے جو باعث تکلیف ہوتی تھی اور یہی وجہ ہے کہ لوگ رفع یدین کرتے تھے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرزمین میں تھے اب کرنے کی کیا ضرورت اور امام صاحب کو رفع یدین نکر نیکے (نفی) میں لاتے ہیں کیا یہ صحیح ہے یا نہیں اور رفع الیدین کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب ، زید کا یہ کہنا کہ حنفی مذہب میں سنت نہیں ہے صحیح ہے، مگر یہ کہنا کہ عرب آستینوں میں بت رکھا کرتے تھے محض بے ثبوت بات ہے جو کسی معتبر کتاب میں نہیں ہے۔ (فتاوی ثنائیہ ص ۳۳ جلد ۱)

ے اور اسی طرح رفع الیدین کے سنت ہونے سے انکار کرنا بھی اوپر کی رو سے غلط ہے۔

(بقیہ) اور نہ کرنے والے پر کوئی ملامت نہیں ہے جیسے نماز میں رفع یدین کرنا اور نہ کرنا اور مانند اختلاف تشہد اور اذان اور اقامت کے اور مانند اختلاف حج کے جواز افراد اور قران اور تمتع ہے۔ سلف صالحین نے دونوں طرح کیا ہے۔ اور دونوں فعل ان میں مشہور اور معروف تھے۔ بعض سلف صالحین نماز جنازہ میں قرات پڑھتے تھے اور بعض نہیں پڑھتے تھے جیسے کہ بسم اللہ کو نماز میں کبھی اونچے پڑھتے اور کبھی آہستہ و دعا افتتاح پڑھتے کبھی نہ پڑھتے اور کبھی رفع یدین رکوع کو جاتے اور رکوع سے اٹھتے اور تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے تینوں اوقات کرتے کبھی نہ کرتے کبھی دونوں طرف سلام پھیرتے کبھی ایک طرف کبھی امام کے پیچھے قرات پڑھتے کبھی نہ پڑھتے اور نماز جنازہ میں کبھی سات تکبیریں کہتے کبھی پانچ کبھی چار، سلف صالحین میں ہر طرح کے کرنے والے موجود تھے یہ سب اقسام اصحاب رضی اللہ تعالی عنہم سے ثابت ہیں چنانچہ بعض صحابہ کرام اذان میں ترجیع کرتے تھے بعض نہیں کرتے تھے بعض اقامت اکہری کہتے بعض دوہری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طرح ثابت ہے ۱۲ علوی

علماء_امت کا فیصلہ ہے کہ جن اختلافی مسائل میں ایک سے زائد صورتیں "سنّت" سے ثابت ہیں، ان میں عمل خواہ ایک صورت پر ہو مگر تمام صورتوں کو شرعاً درست سمجھنا ضروری ہے. اگر کوئی فرد یا جماعت ان مسائل میں اپنے مسلک_مختار (اختیار شدہ راستہ) کا اتنا اصرار کرے، کہ دوسرے مسلک پر طنز و تعریض، دشنام طرازی اور دست درازی سے بھی باز نہ آۓ تو اس (فتنہ و فساد) کو ناجائز اور حرام قرار دیا گیا ہے. باہم ٹکراتی اختلافی سنّتوں کے حکم میں فرق اصول حدیث و فقہ میں صرف ناسخ و منسوخ، راجح و مرجوح یا اولیٰ اور غیر اولیٰ (افضل و غیرافضل) کا ہوتا ہے.

رفع (یعنی بلند کرنا) یدین (یعنی دونوں ہاتھ).

یہ رفع یدین (یعنی دونوں ہاتھ بلند کرنا) ہر مسلمان نماز (کے شروع) میں کرتا ہے، لہذا اختلاف یہ نہیں کہ رفع یدین نہیں کیا جاتا ، بلکہ اختلاف تو صرف نماز میں رفع یدین کتنی بار اور کن کن موقعوں پر کیا جانا چاہیے، اسی بات کا ہے. مثلاً: جو لوگ نماز کے اندر رفع یدین کرتے ہیں، وہ سجدوں میں جاتے اور اٹھتے ہوۓ کیوں نہیں کرتے، جب کہ اس پر صحیح احادیث بھی موجود ہیں؟ جیسے:

1) سجدوں میں رفع یدین کی احادیث :

كَمَا حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ " يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ خَفْضٍ ، وَرَفْعٍ ، وَرُكُوعٍ ، وَسُجُودٍ وَقِيَامٍ ، وَقُعُودٍ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ، وَيَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ " .

[مشكل الآثار للطحاوي » بَابُ بَيَانِ مُشْكِلِ مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ... رقم الحديث: 5140] المحلى(ابن حزم) : 93/4

المحدث: ابن القطان - المصدر: الوهم والإيهام - الصفحة أو الرقم: 611/5 - خلاصة حكم المحدث: صحيح

المحدث: الألباني - المصدر: أصل صفة الصلاة - الصفحة أو الرقم: 709/2 - خلاصة حكم المحدث: إسناده صحيح

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَا : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيل بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : " رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ ، وَحِينَ يَرْكَعُ ، وَحِينَ يَسْجُدُ " .[سنن ابن ماجه:850 - مسند أحمد بن حنبل:5995 - فوائد تمام الرازي: 1534 - جزء من حديث أبي عبد الله القطان :166 - شرح معاني الآثار للطحاوي:842]

المحدث: ابن كثير - المصدر: الأحكام الكبير - الصفحة أو الرقم: 312/3

خلاصة حكم المحدث: لا بأس بإسناده

المحدث: أحمد شاكر - المصدر: مسند أحمد - الصفحة أو الرقم: 22/9

خلاصة حكم المحدث: إسناده صحيح

المحدث: الألباني - المصدر: صحيح ابن ماجه - الصفحة أو الرقم: 707

خلاصة حكم المحدث: صحيح

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ , حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ " .[مسند أبي يعلى الموصلي » بَقِيَّةُ مُسْنَدِ أَنَسٍ ... رقم الحديث: 3701 - مصنف ابن أبي شيبة : رقم الحديث2365 - الأحاديث المختارة: رقم الحديث1834 - المحلى بالآثار لابن حزم: رقم الحديث613 (3 : 9) - فوائد ابن أخي ميمي الدقاق (سنة الوفاة: 390) : رقم الحديث172 - الجزء الأول من الفوائد المنتقاة لابن أبي الفوارس (سنة الوفاة: 412) : رقم الحديث110 - عروس الأجزاء للثقفي (سنة الوفاة:562) : رقم الحديث61 - جزء من مشيخة تقى الدين الأشنهى (سنة الوفاة: 738): رقم الحديث9]

المحدث: الألباني - المصدر: أصل صفة الصلاة - الصفحة أو الرقم: 708/2

خلاصة حكم المحدث: إسناده صحيح جدا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ , عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ، أَنَّهُ رَأَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي صَلَاتِهِ , إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ رُكُوعِهِ ، وَإِذَا سَجَدَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ سُجُودِهِ , حَتَّى يُحَاذِيَ بِهَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ " .[مسند أحمد بن حنبل » رقم الحديث: 15292 - سنن النسائى الصغرى » كِتَاب التَّطْبِيقِ » بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُودِ ... رقم الحديث: 1074 - المحلى بالآثار لابن حزم » كِتَابُ الصَّلاةِ » الأَعْمَالُ الْمُسْتَحَبَّةُ فِي الصَّلاةِ وَلَيْسَتْ ... رقم الحديث: 612]

المحدث: ابن القطان - المصدر: الوهم والإيهام - الصفحة أو الرقم: 611/5 - خلاصة حكم المحدث: صحيح

المحدث: ابن حجر العسقلاني - المصدر: فتح الباري لابن حجر - الصفحة أو الرقم: 261/2 - خلاصة حكم المحدث: أصح ما وقفت عليه في هذا الباب

المحدث: العظيم آبادي - المصدر: عون المعبود - الصفحة أو الرقم: 256/2 - خلاصة حكم المحدث: صحيح الإسناد [و] لا يستلزم من صحة إسناده صحته

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ , ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ , ثنا هُشَيْمٌ , عَنْ حُصَيْنٍ , وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالا : نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى , نا جَرِيرٌ , عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ , قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ , قَالَ : صَلَّيْنَا فِي مَسْجِدِ الْحَضْرَمِيِّينَ , فَحَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ , عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا سَجَدَ ".

[سنن الدارقطني » كِتَابُ الصَّلاةِ » بَابُ ذِكْرِ التَّكْبِيرِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ ... رقم الحديث: 974]

الراوي: وائل بن حجر الحضرمي والد علقمة المحدث: الألباني - المصدر: أصل صفة الصلاة - الصفحة أو الرقم: 707/2

خلاصة حكم المحدث: إسناده صحيح على شرط مسلم

نا مُعَاذٌ , قَالَ : نا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ اللاحِقِيُّ , قَالَ : نا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ , عَنْ غَيْلانَ بْنِ جَرِيرٍ , عَنْ مُطَرِّفٍ , قَالَ : صَلَّيْتُ أَنَا , وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ , فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ , وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ , وَإِذَا سَجَدَ , فَقَالَ عِمْرَانُ : أَرَى لَقَدْ أَذْكَرَنِي صَاحِبُكُمْ صَلاةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ , صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ , لَقَدْ أَذْكَرَنِي هَذَا صَلاةَ رَسُولِ اللَّهِ , صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .[الثالث عشر من الفوائد المنتقاة لأبي حفص البصري (سنة الوفاة:357) رقم الحديث: 104]

2) ہر اٹھتے اور جھکتے وقت (یعنی سجدوں میں بھی) رفع یدین:

حَدَّثَنَا يَحْيَى , ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ , قَالَ : ثنا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ , عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو , عَنْ أَبِي سَلَمَةَ , عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ , أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ , وَيَقُولُ : " أَنَا أَشْبَهُكُمْ صَلاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " .[السادس من الفوائد المنتقاة لابن أبي الفوارس (سنة الوفاة:412) رقم الحديث: 87]

3) ہر تکبیر (اللہ اکبر کہتے یعنی سجدے میں جاتے اٹھتے) وقت رفع یدین:

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رِيَاحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ " .[سنن ابن ماجه » رقم الحديث: 855 - حديث أبي بكر الأزدي: 50 - المعجم الكبير للطبراني:10781]

المحدث: الألباني - المصدر: صحيح ابن ماجه - الصفحة أو الرقم: 712

خلاصة حكم المحدث: صحيح

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، حَدَّثَنَا رِفْدَةُ بْنُ قُضَاعَةَ الْغَسَّانِيُّ ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ " .[سنن ابن ماجه » رقم الحديث: 851 - المعجم الكبير للطبراني:13590 - أنساب الأشراف للبلاذري:2678 - معجم الصحابة لابن قانع:1150 - معرفة الصحابة لأبي نعيم:4810 - حلية الأولياء لأبي نعيم:4554 - تاريخ بغداد للخطيب البغدادي:439(3 : 49) + 3919(13 : 335) - تاريخ دمشق لابن عساكر : 16405 (18 : 154) + 38353 (37 : 373) + 43005 (41 : 248) + 56200 (52 : 350) - تهذيب الكمال للمزي : 869]

المحدث: الألباني - المصدر: صحيح ابن ماجه - الصفحة أو الرقم: 260/1

خلاصة حكم المحدث: صحيح

عن ابنِ عمرَ رضي الله عنهما أنه كان يرفعُ يدَيْه مع كلِّ تكبيرةٍ.

[شرح بلوغ المرام لابن عثيمين - الصفحة أو الرقم: 408/2 - خلاصة حكم المحدث: ثابت]

عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ مِنَ الصَّلَاةِ .[مسند أحمد بن حنبل » رقم الحديث: 14042 - إتحاف المهرة » رقم الحديث: 2556]

بس، بعض روایات میں جو طریقہ ان الفاظِ حدیث کا ((سجدے کے درمیان ہاتھ نہ اٹھانے))کا صراحت سے مذکور ہے، یہ بعد میں رفع یدین نہ کرنے (یا جاری نہ رہنے) کو، واضح کرنے کی دلیل ہے. (ورنہ کیوں کہے جاتے؟) بس اسی طرح نبوی طریقہ نماز کے متعلق یہ طریقہ الفاظِ حدیث کا کہ ((نہیں رفع یدین کیا مگر ایک دفعہ ہی ... یعنی نماز کے شروع میں ہی)) واضح کرتا ہے نماز کی بقیہ رفع یدین کے انکار ونفی کو.

اور صحیح مسلم کی روایت کے مطابق ایک دفعہ بعض صحابہ کو رفع یدین کرتے دیکھتے اسے "شریر" گھوڑوں کی دموں (کی حرکت) کی طرح کی مثال دیتے یہ حکم فرمانا کہ ((سکون اختیار کرو نماز میں))، واضح کرتا ہے نماز کے اندر کی (ساری) رفع یدین کی حرکات کا پہلا (منسوخ کردہ) طریقہ نبوی ہونا اور سکون کے منافی اور پسندیدہ طریقہ نہ رہنا.

ہم سنی (حنفی) مسلمان شروع نماز کے علاوہ رفع یدین کیوں نہیں کرتے؟

صحیح مسلم اور رفع یدین:

حدیث # 1
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، وَأَبُو كُرَيْبٍ ، قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : " مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ ، كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ ، اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ "... [**صحيح مسلم » كِتَاب الصَّلَاةِ » بَاب الْأَمْرِ بِالسُّكُونِ فِي الصَّلَاةِ وَالنَّهْيِ ...** رقم الحديث: 656]

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں رافعی ایدیکم (یعنی تم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے) دیکھتا ہوں جیسا کہ سرکش گھوڑوں کی دمیں ہیں، سکون اختیار کرو نماز میں ...

[صحيح مسلم » كِتَاب الصَّلَاةِ » بَاب الْأَمْرِ بِالسُّكُونِ فِي الصَّلَاةِ وَالنَّهْيِ ...رقم الحديث: 656(432)

تنبیہ : یہاں عام گھوڑے کی بجائے سرکش (شرارتی) گھوڑے کی مثال دی گئی ہے، جس کی دم اوپر نیچے ہوتی ہے۔

تخريج الحديث

أخرجه الطيالسى (ص 106، رقم 823) ، وأحمد (20876+20958+20964+21027) ، ومسلم (322/1، رقم 430) ، وأبو داود (262/1، رقم 1000) ، والنسائى (4/3، رقم 1184) ، وابن حبان (1878+1879) . وأخرجه أيضًا: مصنف عبد الرزاق (251/2، رقم: 3252) ، ابن أبي شيبة (231/2، رقم 8447) ، وأبو عوانة (419/1، رقم 1552) ، والطبرانى (1822+1824+1825+1826+1827+1828) ، والبيهقى (3520+3521) ، والبزار (202/10، رقم:4291) ، وأبي يعلى (7472+7480) ، شرح مشكل الآثار(5926)، شرح معاني الآثار(2632)۔

امام بخاریؒ (جزء رفع الیدین) میں فرماتے ہیں یہ انکار اس رفع یدین پر ہے جو التحیات میں سلام کے وقت ہوتی تھی اس کی وضاحت اس حدیث سے ہورہی ہے:
حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے ہم السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ اور السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ کہتے اور اپنے ہاتھوں سے دونوں طرف اشارہ کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کرتے ہو جیسا کہ سرکش گھوڑے کی دم تم میں سے ہر ایک کے لئے کافی ہے کہ وہ اپنی ران پر ہاتھ رکھے پھر اپنے بھائی پر اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام کرے۔
[صحیح مسلم:جلد اول:حدیث نمبر 965، نماز کا بیان]

دوسری حدیث میں خاص "جماعت" کی نماز میں "سلام" کے خاص وقت میں "اشارہ" کے خاص عمل کے کرنے سے منع فرمایا گیا ہے، جب کہ پہلی حدیث میں حکم عام سے ہر نماز کے اندر، حکم عام سے ہر رفع یدین سے روکنے کے لیے سکون کا حکم عام یعنی ہر ایک مرد وعورت کے لیے دیا گیا ہے۔

فقہ الحدیث :

لہذا، اس حدیث کا موقع ومحل اور اس سے پہلی حدیث کا موقع ومحل میں فرق ہونے کے سبب اس حدیث کو اس پہلی حدیث سے جوڑتے یہ کہنا درست نہیں کہ یہ سکون اختیار کرنے کا حکم پوری نماز کے رفع یدین پر نہیں سلام کے وقت کرنے کے متعلق ہے، کیونکہ:

1. پہلی حدیث میں اکیلے (نفل) نماز پڑھتے رفع یدین کرتے دیکھا گیا تھا، لیکن یہاں دوسری حدیث میں خاص "جماعت" کی نماز کا موقعہ ہے.

2. پہلی حدیث میں سلام کے وقت کا اشارہ ہی نہیں جبکہ دوسری حدیث میں سلام کے وقت "اشارہ" کرنے کی ممانعت ہے.

3. پہلی حدیث میں حکم عام ہے "نماز میں سکون" کا یعنی نماز کے اندر سکون کا حکم ہے، جبکہ اس دوسری حدیث میں حکم_عام نہیں بلکہ خاص سلام کے وقت اور موقعہ پر کی جانے والے عمل کی ممانعت کا حکم ہے.

4.پہلی حدیث میں سکون اختیار کرنے کا حکم دے رہے ہیں اور دوسری حدیث میں یہ ارشاد فرمارہے ہیں کہ تم اپنے ہاتھوں کو اپنی ران پر رکھ کر دائیں بائیں اپنے بھائی ہر سلام کرو۔

لہذا، یہ دو الگ الگ حدیثیں ہیں، ان کو خلط ملط کرکے ایک کہنا بہت غلط ہے.

باب أفضل الصلاة طول القنوت

٣٣٠ عن جابر رضي الله عنه قال سئل رسول الله ﷺ أي الصلاة أفضل؟ قال طول القنوت"

باب الأمر بالسكون في الصلاة

٣٣١ عن جابر بن سمرة رضي الله عنه قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما لي أراكم رافعي أيديكم كأنها أذناب خيل؟ شمس

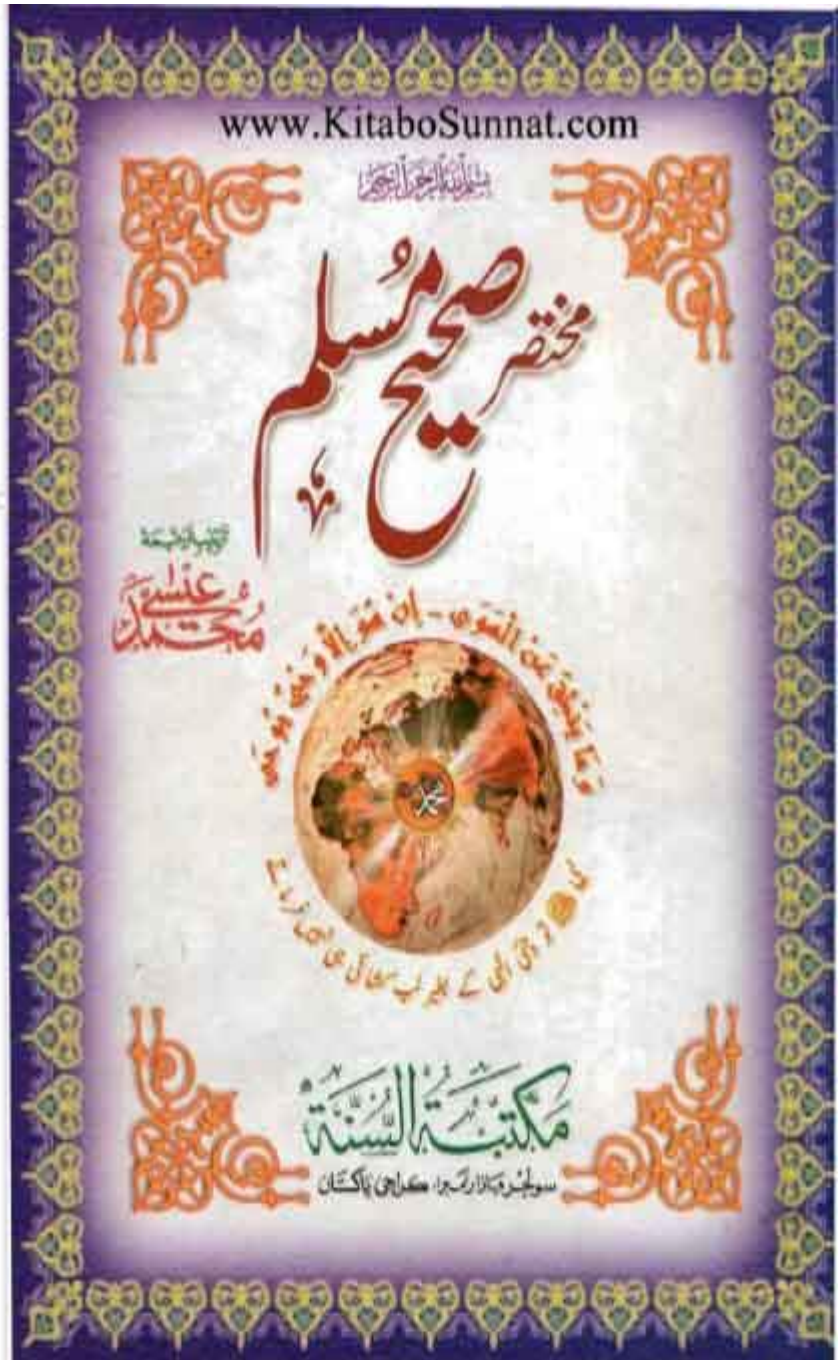
اسكنوا في الصلاة قال ثم خرج علينا فرآنا حلقا فقال ما لي أراكم عزين؟ قال ثم خرج علينا فقال ألا تصفون كما تصف الملائكة عند ربها؟ فقلنا يا رسول الله وكيف تصف الملائكة عند ربها قال يتمون الصفوف الأول ويتراصون في الصف"

باب الإشارة برد السلام في الصلاة

٣٣٢ عن جابر رضي الله عنه أنه قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثني لحاجة ثم أدركته وهو يسير قال قتيبة يصلي فسلمت عليه فأشار إلي فلما فرغ دعاني فقال إنك سلمت آنفا وأنا أصلي وهو موجه حينئذ قبل المشرق"

باب نسخ الكلام في الصلاة

٣٣٣ عن معاوية بن الحكم السلمي رضي الله



===

حدیث # 2

قال الْبُخَارِي ، أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ الْمَرْوَزِيُّ قال : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قال : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ : " أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً " .[سنن النسائی الصغری » كِتَاب التَّطْبِيقِ » الرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ ذَلِكَ ... **رقم الحديث: 1047]**

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کیا میں تم لوگوں کورسول اللہﷺ کی نماز پڑھ کہ نہ دکھاوٴں پھر انہوں نے نماز پڑھی ، پس نہیں اٹھائے اپنے ہاتھ صرف (شروع نماز میں) ایک مرتبہ۔

(نسائی ص161، قدیمی کتب خانہ نسائی (مترجم) ج1 ص345 دارالاشاعت)

تخريج الحديث

وأخرجه مسند أبي حنيفة رواية الحصكفي (18) ، ابن أبي شيبة (2441)، وأبو داود (748) ، والترمذي (257) حديث حسن ، والنسائي (195/2، رقم:1058) ، وأبو يعلى (5040+5302) ، وأبي يعلى (5302) والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 224/1(1357)، والبيهقي في "السنن" 112/2(2531)، وفی معرفة السنن والآثار(3280)، من طريق وكيع -شيخ أحمد-، بهذا الإسناد.

سجدوں کی طرح نماز میں بقیہ جگ
و صراحت ثابت کرتا ہے کہ نماز م
وقت رفع یدین کرنے کی احادیث م
کی ضروررت نہ پڑتی اس لیے ک
جیسا کے دوسری اح



====================================
==

کیا آپ جانتے ہیں کہ ترک رفع الیدین والی حدیث کو کن کن محدثین نے صحیح قرار دیا ہے:

تنبیہ! اصول فقہ و حدیث کا ضابطہ ہے کہ جس حدیث سے کوئی فقیہ و مجتہد ومحدث استدلال کرے وہ اس کے نزدیک صحیح ہے

[تدریب الراوی ج 1 ص 48، تلخیص الحبیر ج2ص143، قواعد فی علوم الحدیث 57]

1- **حضرت ابراہیم النخعیؒ** 96ھ

[مسند ابی حنیفہ بروایت حسن ص 13، مسند ابی حنیفہ بروایت ابی یوسف ص21،موطا امام محمد ص93، کتاب الحجہ لامام محمد ج1ص96،مسند ابن الجعد ص292، سنن الطحاوی ج1ص162,163، مشکل الآثار للطحاوی ج2ص11، جامع المسدنید ج1ص352، معجم الکبیر للطبرانی ج 22ص22، سنن دار قطنی ج1ص394، سنن الکبری للبیہقی ج2ص81]

2- **امام اعظم ابو حنیفہ التابعی** ؒ 150ھ

[مسند ابی حنیفہ بروایت حسن ص13، مسند ابی حنیفہ بروایت ابی یوسف ص 21، موطا امام محمد ص93، کتاب الحجہ ج 1ص96، سنن الطحاوی ج1ص162، جامع المسانید ج1ص353، الاوسط لا بن المنذر ج3ص148، التجرید للقدروی ج5ص272، حلیۃ العماءللشاشی ج1ص189، المحلی ابن حزم ج4ص119 -ج1ص301، التمیہد ج9ص213، الاتذکار لا بن البر ج4ص 99، مناقب المکی ج1ص130، مغنی لابن قدامہ ج2ص172، دلائل الاحکام ج1ص263، شرح سنن ابن ماجہ المغلطائی ج5ص1466,1467، عمدۃ القاری ج5ص272]

3- **امام سفیان ثوری** ؒ161ھ

[جزء رفع اليدين ص46، ترمذى ج 1ص59، الاوسط لابن منذر ج3ص148، حلية العماء للشاشى ج1ص189، التجريد للقدورى ج1ص272، شرح البخارى لابن بطال ج 2ص423، التمهيد ج 9ص213،الاستذكار ج4ص99، شرح السنة للبغوى ج2 ص24،مغنى لابن قدامه ج2ص172، دلائل الاحكام لابن شداد ج1ص263، شر ح سنن ابن ماجه للمغلطائى ج5ص1466، عمدة القارى ج5ص272]

4- امام ابن القاسم المصرئ 191ھ [المدونة الكبرى لامام مالک ج1ص71]

5- امام وكيع بن الجراح الكوفى ة 197ھ [جزءرفع اليدن للبخارى ص46، عمدة القارى ج5ص272]

6- امام اسحاق بن ابى اسرائيل المروزى 246ھ [سنن دار قطنى ج1 ص399,400 سند صحيح]

7- امام محمد بن اسماعيل البخارى256ھ [جزء رفع اليدين للبخارى ص25، للزئى ص 112]

8- امام ابو داؤد السجستانى275ھ [تاريخ بغداد الخطيب ج 9ص59، تذكرة الحفاظ ج2ص127، النكت لابن حجرص141]

9- امام ابو عيسى ترمذى ة 279ھ [ترمذى ج1ص59، شرح الهدايه للعينى ج2ص294]

المحدث: الترمذي - المصدر: سنن الترمذي - الصفحة أو الرقم:257، خلاصة حكم المحدث: حسن

10- امام احمد بن شعيب نسائى 303ھ [النكت لابن حجر ص165، زہر الربى للسيوطى ص3]

11- امام ابو على الطوسى 312ھ [مختصر الاحكام مستخرج الطوسى على جامع الترمذى ج 2ص103، شرح ابن ماجه للحافظ للمغلطائى ج 5ص1467]

12- امام ابو جعفر الطحاوى 321 ھ [الطحاوى ج1ص162، الرد على الكرانى بحواله جوہر النقى ص77,78]

13- امام ابو محمد الحارثی البخاری ؔ 340ھ [جامع المسانید ج 1ص353 مکة المکرمة]

14- امام ابو علی النسابوری ؔ349ھ [النکت لابن حجر ؔ ص165، زہر الربی علی النسائی للسیوطی ص3]

15- امام ابو علی ابن السکن المصری ؔ353ھ [النکت لا بن حجر 164 زہر الربی للسیوطی ص3]

16- امام محمد بن معاویہ الاحمر ؔ 358ھ [النکت لابن حجر ص164، زہر الربی للسیوطی 3]

17- امام ابو بکر ابن السنی ؔ 364ھ [الارشاد لامام الخلیلی ص زہر الربی للسیوطی ص 3]

18- امام ابن عدی ؔ365ھ [النکت لا بن حجر ص164 زہر الربی ص3]

19- امام ابو الحسن الدار قطنی ؔ 385ھ [کتاب العلل ج 5ص172، النکت ص164 زہر الربی ص3]

20- امام ابن مندة 390ھ [النکت لا بن حجر 164، زہر الربی للسیوطی ص3]

21- امام ابو عبد اللہ الحاکم ؔ 405ھ [النکت لابن حجر ص164 زہر الربی للسیوطی ص3]

22- امام عبد الغنی بن سعید ؔ 409ھ [النکت لابن حجر ص164 زہر الربی للسیوطی ص3]

23- امام ابو الحسین القدوری ؔ 428ھ [التجرید للقدوری ؔ ج2ص518]

24- امام ابو یعلی الخلیلی ؔ446ھ [الارشاد للخلیلی ص النکت ص164 زہر الربی للسیوطی ص3]

25- امام ابو محمد ابن حزم 456ھ [المحلی لا بن حزم ج 4ص121 مصر]

26- امام ابوبکر الخطیب للبغدادی ؔ 463ھ [النکت الابن حجر ص163 زہر الربی للسیوطی ص3]

27-امام ابوبکر السرخسی ؒ 490ھ [المبسوط للسرخسی ج 1ص14]

28- امام موفق المکی ؒ 568 ھ [مناقب موفق المکی ج1ص130,131]

29- امام ابو طاہر السلفی ؒ 576ھ [النکت الابن حجر ص163 زہر الربی للسیوطی ص3]

30- امام ابوبکر کاسانی ؒ 587ھ [بدائع الصنائع للکاسانی ؒ ج1ص40]

31- امام ابن القطان الفاسیؒ 628ھ [بیان الوھم والا یھام لابن القطان الفاسی ج3ص367]

32- امام محمد الخوارزمی 655ھ [جامع المسانید]

33- امام ابو محمد علی بن زکریا المنجیؒ 686ھ [اللباب فیا الجمع بین السنة والکتاب ج1 ص256]

34- امام ابن الترکمانیؒ 745ھ [الجوہر النقی علی البیہقی لا بن الترکمانی ج2ص77,78]

35- امام حافظ مغلطائی 762ھ [شرح ابن ماجه الحفاظ المغلطائی ج 5 ص1467]

36- امام حافظ زیلعی ؒ 672ھ [نصب الرایہ للزیلعی ج1ص396وفی نسخة ج1ص474]

المحدث: الزيلعي - المصدر: نصب الراية - الصفحة أو الرقم: 394/1، خلاصة حكم المحدث: صحيح

37- امام حافظ عبد القادر القرشی ؒ 775ھ [الحاوی علی الطحاوی ج 1ص530]

38- امام فقیہ محمد البابرقی 786ھ [العنایہ شرح الھدایہ ج1ص269]

39- امام فقیہ محمد الکردری 826 ھ [مناقب کردری ج1ص174]

40- محدث احمد بن ابی بکر البوصیری ؒ 840ھ [اتحاف الخیرة المھرہ للبوصیری ج10ص355,356]

41- **محدث محمود العینی**ؒ **855ھ** [شرح سنن ابی داؤد للحافظ العینیؒ ج3ص341,342 ، شرح الھدایہ عینی ج2 ص294]

42- **امام ابن الھمام**ؒ **861ھ** [فتح القدیر شرح الھدایہ لابن الھمام ج1ص269,270]

43- **ملا علی قاری**ؒ **1014ھ** [مرقات ج2ص269، شرح الفقایہ ج1ص257,58، شرح مسند ابی حنیفہ للعلی قاری ص38]

44- **امام محمد ھاشم السندھی**ؒ **1154ھ** [کشف الدین مترجم لمصمدہاشم السندھی ص15,16]

45- **امام حافظ محدث محمد الزبیدی** ؒ **1205ھ** [عقود الجواھر المنفہ للزبیدی]

46- **امام محمد بن علی النیموی**ؒ 1344ھ [آثار السنن مع التعلیق للنمیویؒ ص132]

47- **حافظ خلیل احمد السہارنفوری** 1346ھ [بذل المجھود ج2ص21]

48- **مولانا انور شاہ کاشمیری** ؒ**1350ھ** [نیل الفرقدین لکشمیری ص56,57,58,64,66,61]

49- **علامہ ظفر احمد عثمانی** ؒ [اعلاءالسنن للعثمانیؒ ج 3ص45,46]

50- **شیخ الحدیث زکریا المدنی** ؒ [اوجز المسالک علی موطا مالک]

51- **علامہ محمد زہیر الشاویش** ؒ [تعلیق علی شرح السنۃ للبغوی ج3ص24 بیروت]

52- **علامہ احمد محمد الشاکر المصری غیر مقلد** [الشرح علی الترمذی لاحمد شاکر المصری ج2ص41 دارالعمران بیروت]

المحدث: أحمد شاكر - المصدر: مسند أحمد - الصفحة أو الرقم: 5/251، خلاصة حكم المحدث: إسناده صحيح

المحدث: أحمد شاكر - المصدر: شرح سنن الترمذي - الصفحة أو الرقم: 40/2، خلاصة حكم المحدث: صحيح

53- علامہ شعیب الارناؤط [تعلیق علی شرح السنہ للبغوی ج3ص24 بیروت]

54- الشیخ حسین سلیم اسد [تعلیق علی مسند ابی یعلی شیخ حسین سلیم اسد ج8ص454- ج9ص209 دمشق بیروت]

55- ناصر الدین البانی غیر مقلد [مشکوۃ بتحقیق الالبانی ج1ص254بیروت]

المحدث: الألباني - المصدر: أصل صفة الصلاة - الصفحة أو الرقم: 610/2، خلاصة حكم المحدث: صحيح

المحدث: الألباني - المصدر: صحيح الترمذي - الصفحة أو الرقم: 257، خلاصة حكم المحدث: صحيح

المحدث: الألباني - المصدر: صحيح النسائي - الصفحة أو الرقم: 1057، خلاصة حكم المحدث: صحيح

المحدث: الألباني - المصدر: صحيح أبي داود - الصفحة أو الرقم:748، خلاصة حكم المحدث: صحيح

سجدوں میں جاتے وقت رفع یدین کرنا:

غیر مقلدین سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ غیر مقلدین سجدوں کی رفع یدین کیوں نہیں کرتے ؟جبکہ سجدوں میں جاتے وقت کا رفع یدین 10 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے۔

غیر مقلدین کے مانے ہوئے اور مستند شدہ محقق اور محدث علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی سجدہ میں جاتے وقت بھی رفع یدین کرتے تھے۔

یہ رفع یدین 10 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اور ابن عمر، ابن عباس رضی اللہ عنہم اور حسن بصری، طاؤس، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے غلام نافع، سالم بن نافع، قاسم بن محمد، عبداللہ بن دینار، اور عطاء اس کو جائز سمجھتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس کو سنت کہا ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس پہ عمل کیا ہے، امام مالک رح اور امام شافعی رح کا بھی ایک قول یہی ہے۔"

(نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، علامہ ناصر الدین البانی، صفحہ 131)

موجود ہے لہٰذا کسی کے مباح گردانے سے کسی وج

سجدہ سے

رسول اکرم ﷺ تکبیر کہتے ہوے

انسان کو دیا جس نے جلدی جلدی رکوع وسجو

کی نماز اس وقت تک درست نہیں جب تک

اصلی حالت میں نہیں آجاتے پھر وہ اللہ اکبر

اور اس مقام پر آپ ﷺ اللہ اکبر

سجدہ سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کر

تکبیر کے وقت رفع الیدین کے قائل ہیں چنانچ

کرتے ہیں کہ ان سے رفع الیدین کے بارے

دونوں صورتوں میں رفع الیدین ہے نیز اثرم بیان

بیٹھتے رفع الیدین کیا کرتے تھے۔[2]

شافعی علماء میں سے ابن المنذر ا

طرح کا قول مروی ہے جیسا کہ (طرح التثر

طاؤس، حسن بصری، ابن سیرین، اور ایوب سختیانی

دو سجدوں کے درمیا

رسول اکرم ﷺ سجدہ سے سر ا

اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاتے۔[3]

چنانچہ آپ ﷺ نے اس بات کا حک

تھی آپ نے فرمایا جب تو سجدہ کرے تو سج

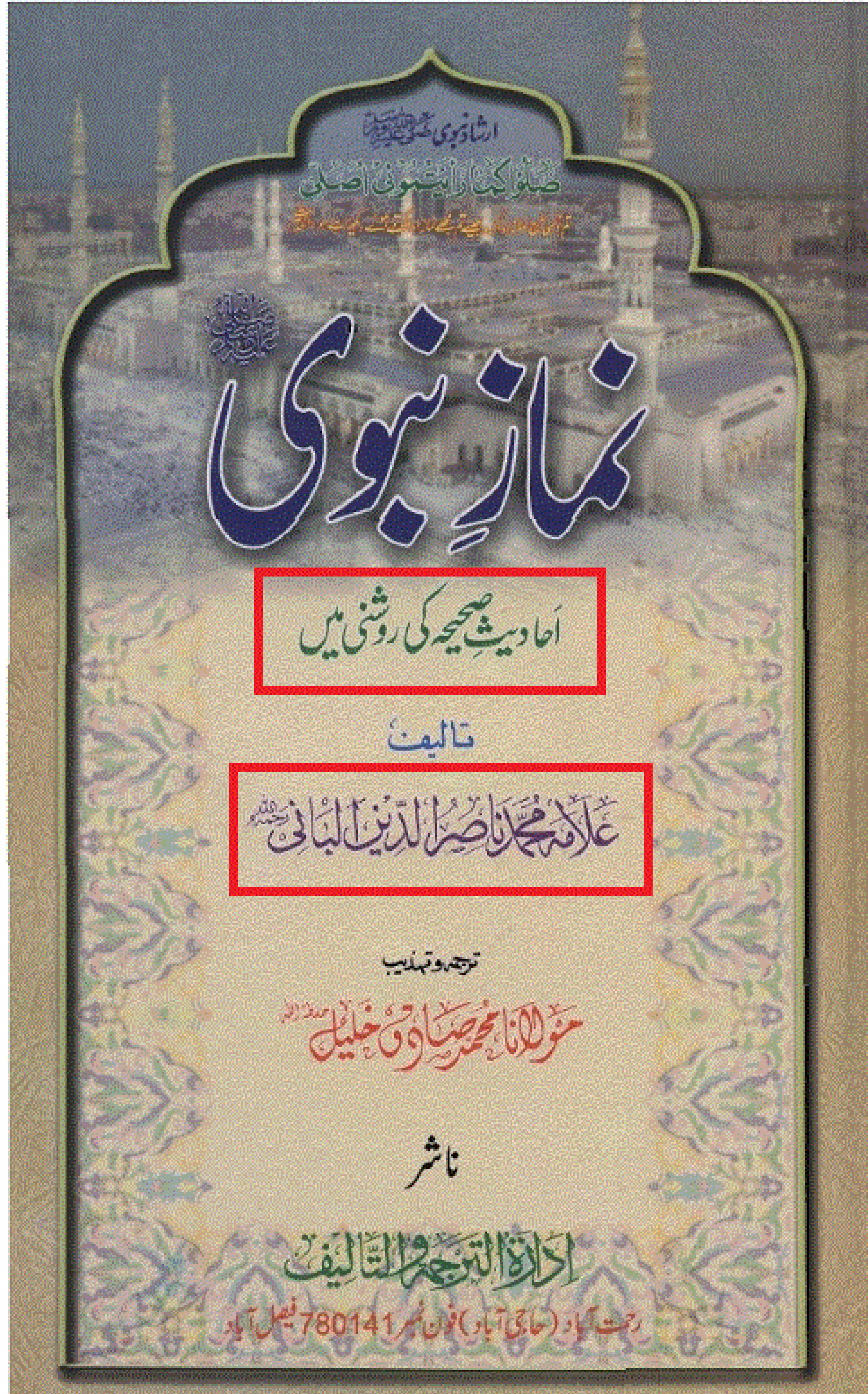
---

[1] صحیح بخاری ح ۷۸۹ کتاب الاذان باب ۱۱۷، صحیح

الصلاۃ باب ۱۴۹، حاکم نے صحیح کہا ذہبی نے موا

باب ۱۱۷ سند صحیح ہے [2] البدائع لابن القیم ۸۹/۴ [3]

ابوداؤد ۱/۱۸۰ کتاب الصلاۃ باب ۱۸۱ سند صحیح ہے،



جب سجدوں کا رفع یدین حضرت عبداللہ ابن عمرؓ اور ان کے ساتھ ساتھ دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سےصحیح سند کے ساتھ غیر مقلدین کے تصدیق شدہ محقق کی تصریح کے ساتھ ثابت ہے تو غیر مقلد ان صحیح احادیث پہ عمل کیوں نہیں کرتے؟ یہ وہی عبداللہ ابن عمرؓ ہیں جن سے غیر مقلدین اپنی رفع یدین کی حدیث روایت کرتے ہیں۔

سجدوں سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرنا:

علامہ ناصر الدین البانیؒ سجدوں سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کو صحیح کہتے ہیں:

ؒ"امام احمدؒ اس مقام پر رفع یدین کے قائل ہیں بلکہ وہ ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کے قائل ہیں، چنانچہ علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ ابن الاثیرؒ، امام احمدؒ سے نقل کرتے ہیں کہ ان سے رفع یدین کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ جب بھی نمازی اوپر یا نیچے ہو دونوں صورتوں میں رفع یدین ہے نیز اثرمؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ کو دیکھا وہ نماز میں اٹھتے بیٹھتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔

یہ رفع یدین انسؓ، ابن عمرؓ، نافعؒ، طاؤسؒ، حسن بصریؒ، ابن سیرینؒ اور ایوب سختیانیؒ سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے"۔

(نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، علامہ ناصر الدین البانی، صفحہ 142)

نمازنبوی

ہیں ان میں

قابل ذکر ہیں

عبدالعزیز:

رحمانی کراچی

وسجود وغیرہ

اٹھاتے وقت

میں نہیں جا

اور سجدہ میں

عباس، حسن

دینار، عطاء

پر عمل کیا ہے

سجد

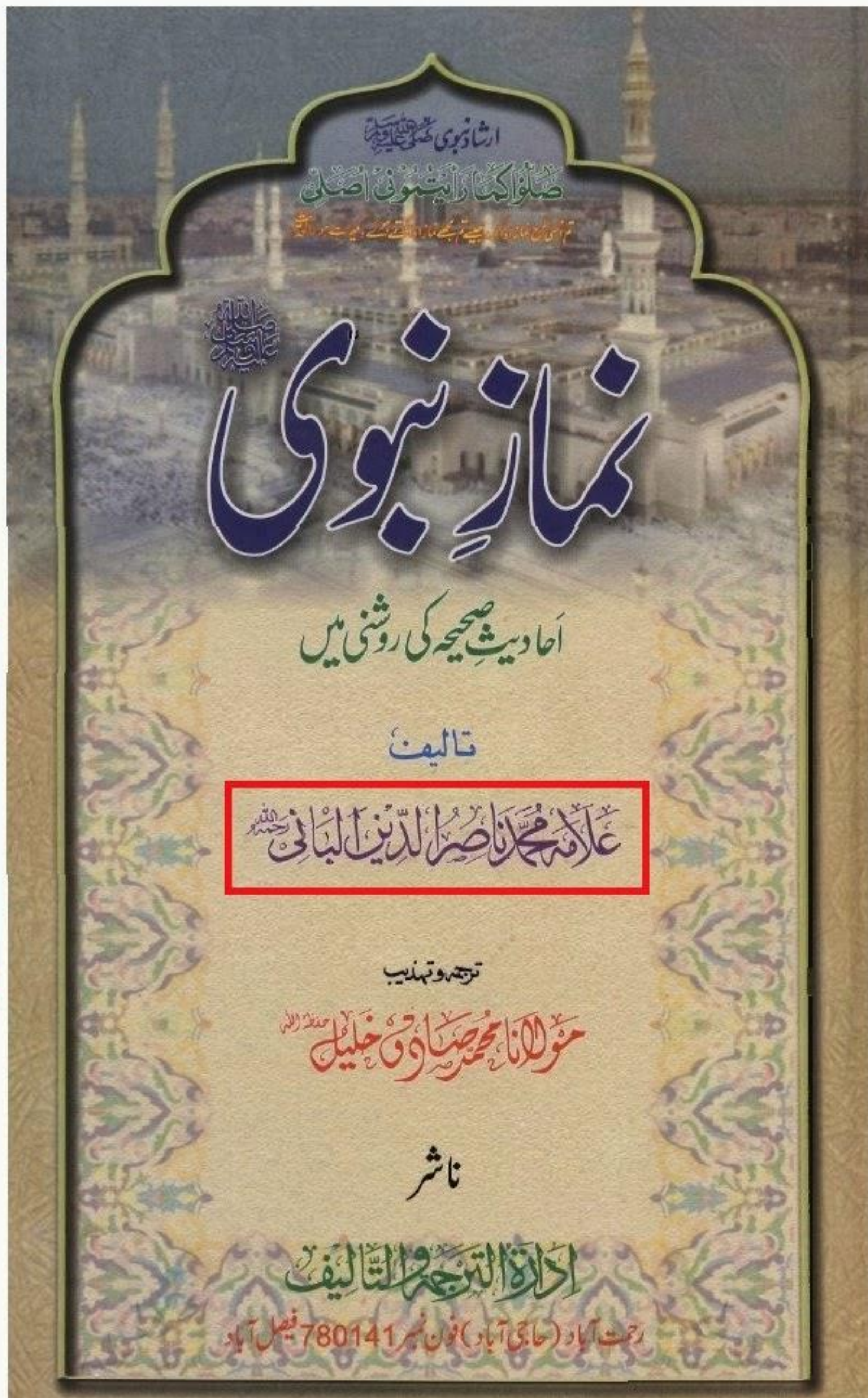
صحیح بخاری

کتاب الصلا

،ابن خزیمہ

المخلص

صحیح کہا، ذہبی



یہاں علامہ البانیؒ نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے سجدوں سے سر اٹھاتے وقت کا رفع یدین صحیح سند سے ثابت کیا۔

غیر مقلدین سجدوں میں جاتے وقت اور سر اٹھاتے وقت رفع یدین کیوں نہیں کرتے؟

****

حديث : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ : " أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ " . قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ أَبُو عِيسَى : حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

[جامع الترمذي » كِتَاب الصَّلَاةِ » أَبْوَابُ الْأَذَانِ » بَاب مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ ...رقم الحديث: 238]

ترجمہ : حضرت علقمہؒ فرماتے ہیں کہ حضر ت عبد اللہ بن مسعودؓ **نے فرمایا:** کیا میں تمہیں حضور ﷺ جیسی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ چنانچہ آپ نے نماز پڑھی اور پہلی مرتبہ (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین کرنے کے علاوہ کسی اور جگہ رفع یدین نہیں کیا.

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے،

غیرمقلدوں کے امام ابن حزم ظاہری نے اسے صحیح قرار دیا ہے؛ حافظ زیلعی نے نصب الرایہ(39/1) میں حافظ ابن دقیق العید سے نقل کیا ہے کہ ابن ا لقطان نے کتاب" الوہم والایہام" میں اسے صحیح قرار دیا ہے، علامہ عینی نے نخب الافکار میں اس کو صحیح کہا ہے، اور علامہ احمد شاکر نے بھی مسند احمد کی تعلیق(40/2) میں اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اور دیگر اور بہت سے حضرات نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے، اور البانی نے(صحيح الترمذي - الصفحة أو الرقم: 257)اور تخریج مشکاۃ میں کہا ہے: والحق أنہ حدیث صحیح وإسنادہ صحیح علی شرط مسلم، ولم نجد لمن أعلّہ حجۃ یصلح التعلق بہا ورد الحدیث من أجلہا (۲۵۴/۱، مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت ودمشق)

سند پر اعتراض کا جواب:

١) اس حدیث کے راوی سفیان الثوری جیسے ثقه تابعی امام پر بعض لوگ مدلس ہونے کی بےوزن جرح کرتے اس حدیث کا انکار کرتے ہیں، تو انھیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ صحاح ستہ میں اور صحیح بخاری و مسلم میں ان کی روایات کا ہونا ان کے ثقہ (قابل_اعتماد) ہونا ثابت کرتا ہے ، ورنہ صحاح-ستہ احادیث کے امام ان کی روایت کو اپنی کتاب میں نہ لاتے. اس کی احادیث کے صحیح ہونے پر تو

اہل_حدیث کا اجماع ہے: ابو الولید سلیمان بن خلف الباجی (متوفی ۴۷۴ھ) نے لکھا ہے؛ ” والذی أجمع علیہ أھل الحدیث من حدیث أبی إسحاق السبیعی ما رواہ شعبة وسفیان الثوری [عنہ] فإذا اختلفا فالقول قول الثوری “(التعدیل والتجر یح ۱؍۳۰۷)

ترجمہ : اور اس پر اہل حدیث کا اجماع ہے کہ ابو اسحاق السبیعی کی حدیثوں میں سے جو شعبہ اور سفیان ثوری نے بیان کی ہیں (وہ صحیح ہیں) پھر اگر ان دونوں میں اختلاف ہو تو سفیان ثوری کی روایت راجح ہے۔

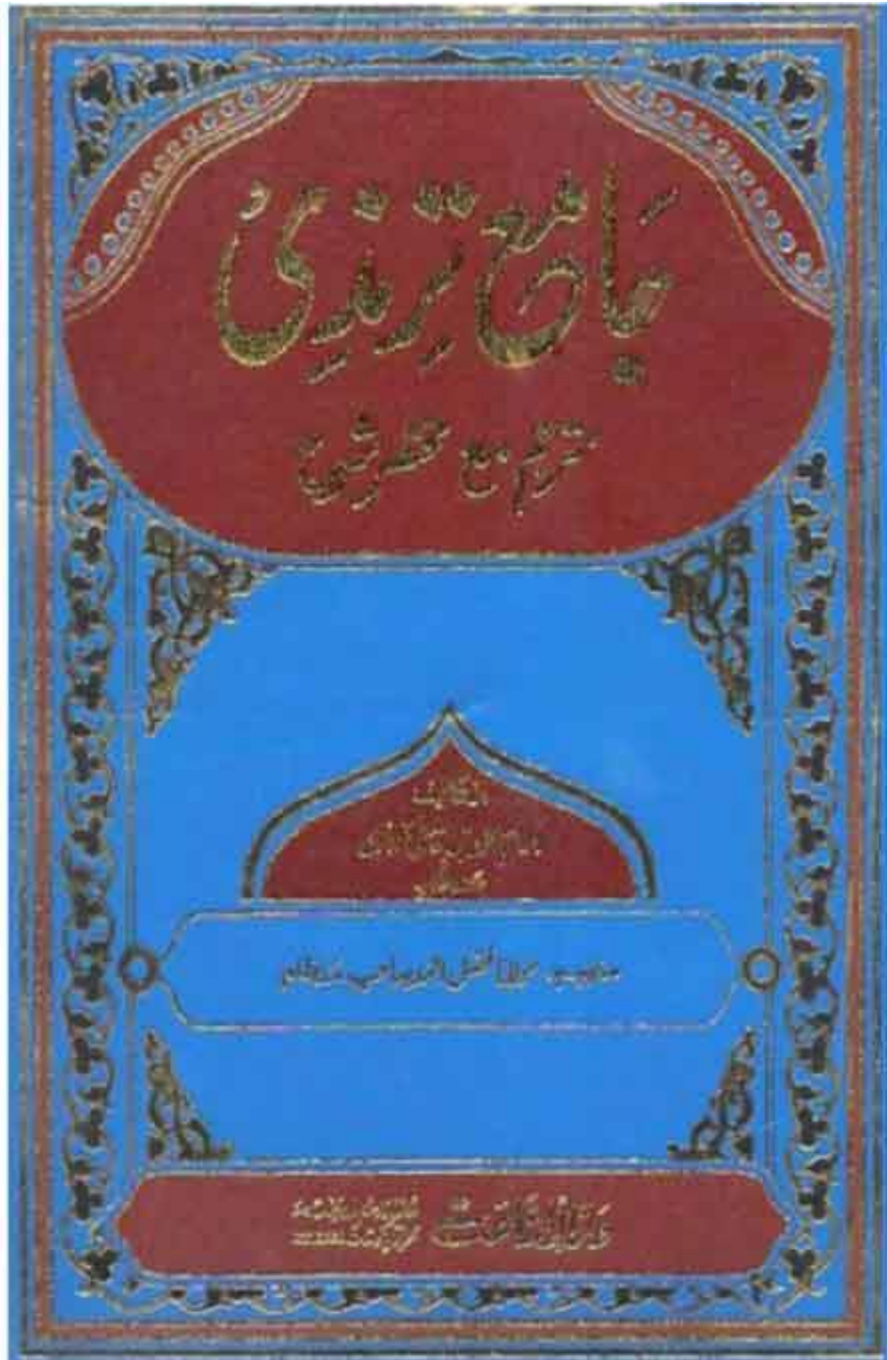
۲) ایک دو محدثین کے اقوال سے جو لوگ صحاح-ستہ کی اس حدیث (ترمذی کی حسن روایت) میں موجود راوی "عاصم بن کلیب" پر کلام کرتے ہیں ، انھیں جان لینا چاہیے کہ یہ راوی صحیح مسلم کا ثقه (قابل اعتماد) راوی ہے، اکثر محدثین نے انھیں "ثقہ" مانا ہے ، اگر ان کی روایت مردود ہے تو صحیح مسلم کے علاوہ اس کی جہاں جو جو روایت آتی ہے کیا اس کا بھی رد کروگے؟؟؟

اور یہ روی اس روایت میں منفرد بھی نہیں، حدیث_ابن_مسعود کو "عاصم بن کلب" کے علاوہ دوسرے راویوں سے اس حدیث کا مروی ہونا (یعنی اس کے شواہد دوسرے ترق سے بھی) ثابت ہے، لہذا اس راوی کے منفرد ہونے کے سبب اس روایت کے رد کرناصحیح نہیں.

۲۲۔ حدثنا هنادنا وكيع عن سفيان عن عاصم بن ۲۲۵
لیب عن عبدالرحمٰن بن الاسود عن علقمة قال قال نے
بدالله بن مسعود الا أصلّي بكم صلوة رسول الله صلّى چنا
لہٗ عليه واٰله وسلّم فصلّى فلم يرفع يديه الّا في اوّل مرّة کیا

اس باب میں براء بن عازب سے بھی روایت ہے۔امام ترمذی کے
یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔
مسئلہ: امام ابوحنیفہ رفع یدین نہ کرنے کے مسلک کو ترجیح دیتے
ختلاف صرف افضلیت کا ہے نہ کہ جواز وعدم جواز کا۔اور دونوں طریقے
روایات کا تعلق ہے تو درحقیقت آنحضرت ﷺ سے دونوں قسم کی روایات
کے احادیث سے ثابت ہونے کا انکار کرتے ہیں ان کی تردید ضرور کرتے
میں مذکورہ روایات کی تعداد زیادہ ہے جب کہ اس کے ترک کی تصریح کر
ہے کہ احناف کے مسلک پر وہ احادیث بھی دلالت کرتی ہیں جو رسول الل
ہوتا تو ضرور اس کا ذکر ان روایات میں آتا۔یہاں ہمارا مقصد صرف یہ
اور افضل ہے نہ کہ رفع یدین کے متعلق احادیث پر جرح کرنا۔امام بخار
سنداً ثابت نہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس میں امام بخاری سے تسامح ہوا
کہ ترک رفع یدین پر بہت سی صحیح روایات مذکور ہیں جن میں سے چند یہا
(ا) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنے دوستوں سے فرمایا کہ"
نے نماز پڑھی اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا" امام ترمذی
حدیث ثابت نہیں۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ سے عدم ر
جس میں ابن مسعودؓ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلی مرتبہ کے ب
مبارک کا یہ قول دوسری روایت کے متعلق ہے۔اس لیے کہ سنن نسائی م
ان کے قول کو پہلی روایت پر بھی محمول کرنا صحیح نہیں۔پھر امام ترمذی نے
ساتھ نقل کی ہے(یعنی حدیث ۲۲۵) جس کو وہ حسن کہتے ہیں۔یعنی یہ
کہ عبداللہ بن مبارک کا مذکورہ بالا قول اس روایت کے متعلق نہیں۔اس
ترمذی، ابن عبدالبر، ابن حزم اور حافظ ابن حجر وغیرہ بھی شامل ہیں۔
(ب) حنفیہ کی دوسری دلیل حضرت براء بن عازبؓ کی حدیث ہے کہ رسو
اور اس کے بعد دوبارہ ایسا نہ کرتے یعنی دوبارہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔(ج) حض
شیبہ نے موقوف روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاتھ سات جگہو
موقع پر رفع یدین کا ذکر نہیں۔(د) حضرت عباد بن زبیرؓ کی روایت حافظ
کہ "رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو نماز کی ابتداء میں ہاتھ اٹھاتے

(۱) رفع یدین کے معنی ہاتھ اٹھانا ہے۔(مترجم)



دلیل نمبر2: قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْ

عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَ

عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَ

يَدَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ.

(سنن النسائی ج ۱ ص ۱۵۸، سنن ابی داؤد ج ا

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "کیا میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں کہ

صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز پڑھتے تھے؟ حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رض

کھڑے ہوئے پہلی مرتبہ رفع یدین کیا (یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت) پھر (پوری نماز میں) رفع یدین نہی

علی زئی نے اس حدیث پر دو اعتراض کیے ہیں۔

اعتراض نمبر1: زئی صاحب نے لکھا: " امام سفیان بن سعید بن مسروق الثوری ر

ثقہ ہونے ساتھ مدلس بھی تھے..... مدلس کی عن والی روایات ضعیف ہوتی ہے"

(معروب حق: 21 ص

جواب نمبر1: امام سفیان بن سعید بن مسروق الثوری رحمہ اللہ (م161ھ) خیر

کے محدث ہیں اور احناف کے نزدیک خیر القرون کی تدلیس صحتِ حدیث کے منافی نہیں

(قواعد فی علوم الحدیث للعثمانی: ص

پس زئی صاحب کا اعتراض باطل ہے۔

جواب نمبر2: تدلیس کے اعتبار سے محدثین نے رواۃ حدیث کے مختلف طبقا

حدیث نمبر3:

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لافْتِتَاحِ الصَّلاةِ ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ إِبْهَامَاهُ قَرِيبًا مِنْ شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ ، ثُمَّ لا يَعُودُ " .

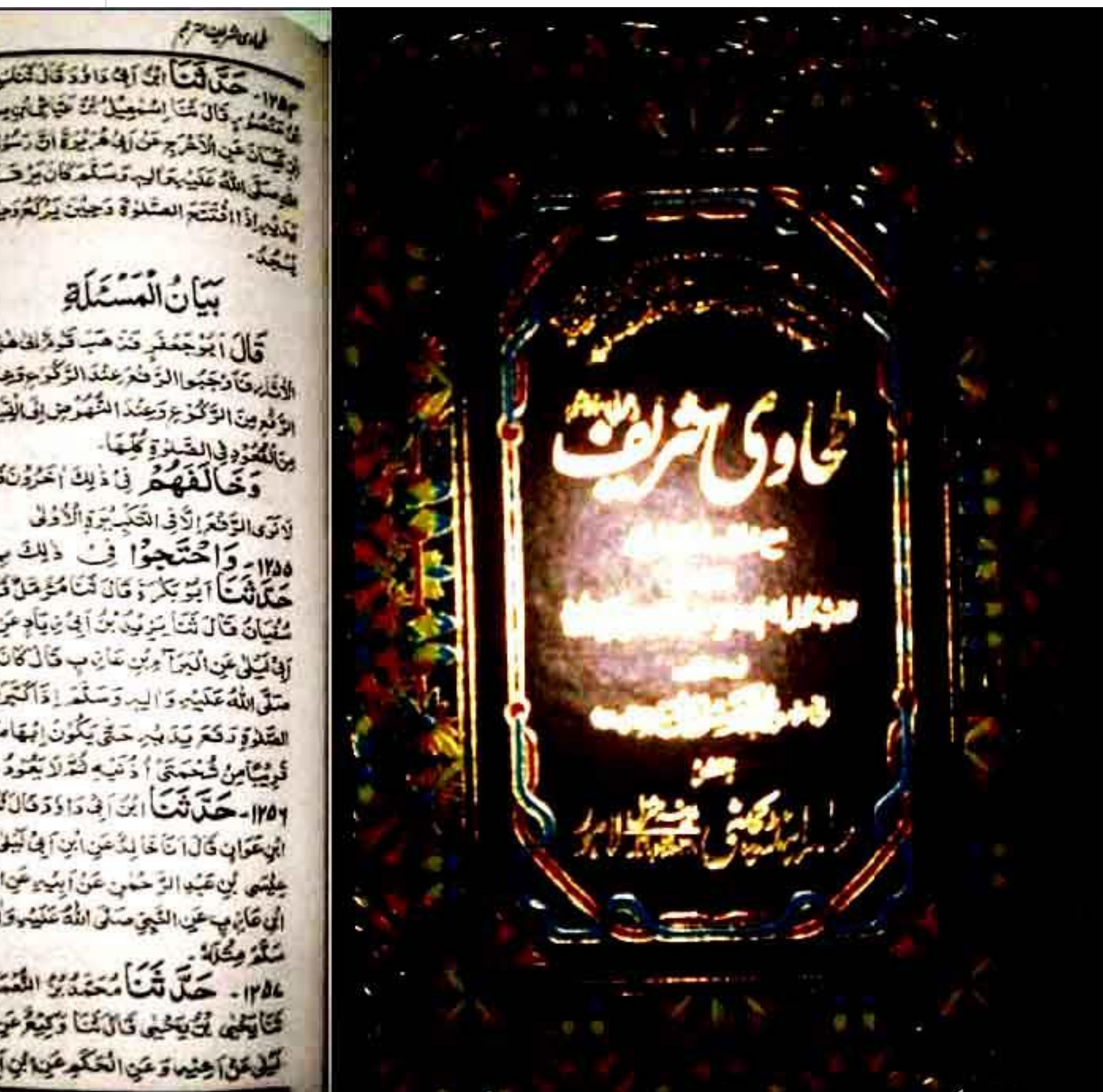
(شرح معانی الآثار للطحاوی ج1 ص154، سنن ابی داود ج1 ص109 ، مصنف عبد الرزاق ج2 ص70 ، مسند ابی یعلی ج 3 ص248،249، سنن دار قطنی ج1 ص293،294، مسنداحمد ج4ص303، المدونۃ الکبری ج1ص69، مصنف ابن ابی شیبۃ ج1 ص236)

ترجمہ : حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کر نے کے لئے تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے یہاں تک کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی لو کے قریب ہوجاتے۔ پھر (رفع یدین) نہیں کرتے تھے۔(سنن طحاوی)

تخريج الحديث

وأخرجه أبو داود (749) ، والطحاوي في شرح معاني الآثار(1347)، والبغوى فى شرح السنة (24/3)

، وأخرجه أبو يعلى (1690) من طريق شريك، بهذا الإسناد.
وأخرجه الدارقطني (1129) من طريق إسماعيل بن زكريا، عن يزيد بن أبي زياد, به.
وأخرجه ابن أبي شيبة 1/ 233، وأحمد (18487)، ويعقوب بن سفيان في "المعرفة والتاريخ" 3/ 80، وأبو يعلى (1658) و (1691) من طريق هشيم بن بشير،
وأحمد (18674) و (18682)، والبيهقي 2/ 26 من طريق أسباط بن محمد، وأحمد (18692)، ويعقوب بن سفيان 3/ 80، والدارقطني (1127) من طريق شعبة، وأحمد (18702)، وعبد الرزاق (2530)، والبخاري في "رفع اليدين" (35)، ويعقوب بن سفيان 3/ 79 - 80، والدارقطني (1126) من طريق سفيان الثوري، وأحمد في "العلل" (715) من طريق الجراح بن مليح الرؤاسي، ويعقوب بن سفيان 3/ 80، والدارقطنى (1131) من طريق خالد بن عبد الله، وأبو يعلى (1692) من طريق ابن إدريس، والدارقطني (1132) من طريق علي بن عاصم، عن محمد بن أبي ليلى، والخطيب في "تاريخ بغداد" 5/ 41 من طريق حمزة بن حبيب الزيات، و 7/ 254 من طريق جرير بن عبد الحميد، العشرة عن يزيد بن أبي زياد، به. ولم يذكروا فيه: "ثم لا يعود"، وقال الدارقطني: قال علي بن عاصم: فلما قدمت الكوفة قيل لي: إن يزيد حي، فأتيته فحدثني بهذا الحديث ... فقلت له: أخبرني ابن أبي ليلى أنك قلت: ثم لم يعد، قال: لا أحفظ هذا، فعاودته فقال: ما أحفظه.
وانظر رواية سفيان بن عيينة عن يزيد الآتية بعده، وانظر (752).



======================

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِى زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِى لَيْلَى ، عَنْ الْبَرَاءِ ، " أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ ".[سنن أبي

داود » كِتَاب الصَّلَاةِ » أَبْوَابُ تَفْرِيعِ اسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ ... رقم الحديث: 639]

خلاصة حكم المحدث: سكت عنه [وقد قال في رسالته لأهل مكة كل ما سكت عنه فهو صالح]

حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب نماز شروع فرماتے (یعنی تکبیر تحریمہ کہتے) تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اپنے کانوں کے قریب تک۔ پھر اسے (رفع یدین کو) دوبارہ نہ کرتے.(سنن ابی داود ج1 ص336)

امام ابو داود نے کہا : جس حدیث پر کہ میں اپنی کتاب میں سکوت (خاموشی اختیار) کروں (یعنی حدیث کے ضعیف ہونے کا حکم نہ لگاؤں) تو وہ احتجاج (حجت و دلیل ہونے) کی صلاحیت رکھتی ہے.[فتاویٰ علماۓ حدیث : ۷۲/۷]

سنن أبي داود

للإمام الحافظ المصنف المتقن

أبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني الأزدي

٢٠٢ - ٢٧٥هـ

إعداد وتعليق

عزت عبيد الدعاس وعادل السيد

طبعة جديدة مرقمة وفق المعجم المفهرس لألفاظ الحديث

دار ابن حزم

توزيع

دار المغني

==========================

حديث # 4

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : " رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، فَلا يَرْفَعُ وَلَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ " .

[مسند الحميدي » أَحَادِيثُ رِجَالِ الأَنْصَارِ » أَحَادِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ... رقم الحديث: 594]

ترجمہ: (امام حمیدیؒ روایت فرماتے ہیں کہ) ہم سے حدیث بیان کی سفیانؒ نے ، ان سے زہریؒ نے ، ان سے سالم بن عبد اللہ (ابن عمرؓ) نے ، ان سے ان کے والد (عبدﷲ ابن عمرؓسے) راویت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہجب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین نہیں کرتے تھے اور نہ دونوں سجدوں کے درمیان۔ (مسند الحمیدی:۲۷۷/۲۔حدیث:۶۱۴)

تخريج الحديث

م	طرف الحديث	الصحابي	اسم الكتاب	أفق	العزو	المصنف	سنة الوفاة
1	إذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يحاذي منكبيه وإذا أراد أن يركع وبعدما يرفع من الركوع فلا يرفع بين السجدتين	عبد الله بن عمر	الثالث من الخلعيات	10	---	علي بن الحسن الخلعي	492

مسند

الإمام أبي بكر عبد الله بن الزبير القرشي

الحميدي

المتوفى سنة (٢١٩) هـ

الجزء الثاني

٧٤٥ - ١٣٢٧

حقق نصوصه وخرج أحاديثه

حسين سليم أسد

«الداراني» دار السقا

دمشق - داريا

٦٢٦- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري، قال: أخبرني سالم بن عبد الله،

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ(1).

٦٢٧- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا (ع: ١٨٣) الوليد بن مسلم قال: سمعت زيد بن واقد يحدث عن نافع،

أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا أَبْصَرَ رَجُلًا يُصَلِّي لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ حَصَبَهُ(2) حَتَّى يَرْفَعَ يَدَيْهِ(3).

٦٢٨- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري قال: حدثني سالم

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ(4).

٦٢٩- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري، عن سالم،

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «**لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ**»(5).

---

(١)- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في الأذان (٧٣٥) باب: رفع اليدين في التكبيرة الأولى مع الافتتاح سواء. ومسلم في الصلاة (٣٩٠) باب: استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام.

وقد استوفينا تخريجه في «مسند الموصلي» برقم (٥٤٢٠، ٥٤٨١، ٥٥٣٤، ٥٥٦٤)، وفي «صحيح ابن حبان» برقم (١٨٦١) و (١٨٦٤، ١٨٦٨، ١٨٧٧).

(٢)- حصبه: رماه بالحصا.

(٣)- إسناده صحيح، ونسبه الحافظ في الفتح ٢ / ٢٢٠ إلى البخاري في جزء رفع اليدين.

(٤)- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في تقصير الصلاة (١٠٩١) باب: يصلي المغرب ثلاثاً في السفر - وأطرافه (١٠٩٢، ١١٠٦، ١١٠٩، ١٦٦٨....) -، ومسلم في صلاة المسافرين (٧٠٣) باب: جواز الجمع بين الصلاتين في السفر.

وتمام التخريج انظر «مسند الموصلي» (٥٤٢٢، ٥٤٣٠، ٥٤٨٥).

(٥)- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في فضائل القرآن (٥٠٢٥) باب: اغتباط صاحب القرآن، وفي التوحيد (٧٥٢٩)، ومسلم في صلاة المسافرين (٨١٥) باب: فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه. =

نماز میں رفع یدین نہ کرنے کی دلیل

ترجمہ: (امام حمیدی روایت فرماتے ہیں کہ) ہم سے حدیث بیان کی سفیان نے ، ان سے زہری نے ، ان سے سالم بن عبد اللہ (ابن عمر) نے ، ان سے ان کے والد (عبدﷲ ابن عمر سے) راویت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ☐ کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین نہیں کرتے تھے اور نہ دونوں سجدوں کے درمیان۔[مسند الحميدي » أَحَادِيثُ رِجَالِ الأَنْصَارِ » أَحَادِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ... رقم الحديث: 594]

ابيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: ان بلالا يؤذن بليل فكلوا و اشربوا حتى تسمعوا اذان ابن ام مكتوم[١] ۔

٦١٢ــ حدثنا الحميدى قال: ثنا سفيان قال: ثنا الزهرى عن سالم عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اذا استاذنت احدكم امرأته الى المسجد فلا يمنعها[٢] قال سفيان: يرون[٣] انه بالليل ۔

٦١٣ــ حدثنا الحميدى قال: ثنا سفيان قال: ثنا الزهرى وحدى (وليس معى)[٤] ولا معه احد قال: اخبرنى سالم بن عبد الله عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من باع عبدا وله مال فماله للذى باعه الا ان يشترط المبتاع، (ومن باع نخلا بعد ان تؤبّر فثمرها للبائع الا ان يشترطه المبتاع)[٥] ۔

٦١٤ــ حدثنا الحميدى قال: ثنا الزهرى قال: اخبرنى سالم بن عبد الله عن ابيه قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوٰة رفع يديه حذومنكبيه، واذا اراد ان يركع وبعد ما يرفع راسه من الركوع فلا يرفع ولا بين السجدتين[٦] ۔

٦١٥ــ حدثنا الحميدى قال: ثنا الوليد بن مسلم قال: سمعت زيد بن

(١) اخرجه البخارى من طريق نافع، و الترمذى من طريق سالم عن ابن عمر (ج ١ ص ١٧٩) ۔ (٢) اخرجه البخارى فى النكاح من طريق سفيان و فى الصلوة من طريق معمر و طريق آخر ۔ (٣) فى الاصل «ترونه» و فى ظ «يرون» ۔

(٤) سقط من الاصل زدناه من ع و ظ ۔

(٥) ما بين القوسين سقط من الاصل زدناه من ع و ظ ۔

والحديث اخرجه البخارى تاما من طريق الليث عن الزهرى عن سالم (ج ٥ ص ٣٢) ۔

(٦) اخرج البخارى اصل الحديث من طريق يونس عن الزهرى و اما رواية سفيان عنه فاخرجها احمد فى مسنده و ابو داؤد عن احمد فى سننه لكن رواية احمد عن



نماز میں رفع یدین نہ کرنے کی دلیل حدیث مسند حمیدی پر بودے اعتراض کا کامل جواب

دلیل نمبر ۴: قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْبَکْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ الْحُمَیْدِیُّ ثَنَا الزُّهْرِیُّ

اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ (رضی اللہ عنہما) رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ وَبَعْدَ مَا یَرْفَعُ رَاْسَ

الرُّکُوْعِ فَلَا یَرْفَعُ وَلَا بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ۔ (مسند حمیدی ج ۲ ص ۲۷۷، مسند ابی عوانہ ج ۱ ص ۳

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے۔ رکوع کی طرف جاتے ہوئے، رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے اور سجدوں

درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔"

علی زئی نے ص 35،34 پر اس حدیث پر سات اعتراضات کیے، بالترتیب جوابات ملاحظہ ہو

اعتراض 1: "جس نسخے کا حوالہ دیا گیا ہے وہ حبیب الرحمن اعظمی دیوبندی کا شائع کردہ

ہے، جبکہ ملک شام سے مسند حمیدی کا جو نسخہ شائع کیا گیا ہے اس میں یہ عبارت نہیں، بلکہ

سے پہلے اور رکوع کے بعد والے رفع یدین کا اثبات ہے۔"

جواب: دارالعلوم دیوبند اور خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی کے قلمی نسخوں میں یہ حد

ترک رفع یدین میں "فلا یرفع" کے ساتھ مروی ہے۔ دونوں مخطوطوں کے فوٹو اسٹیٹ

فرمائیں نورالصباح ج2 ص203، 204 میں۔ نیز موسیٰ زئی کے قلمی نسخہ میں بھی یہ ر

"فلا یرفع" کے ساتھ مروی ہے۔ (تجلیات صفدر: ج2، ص309)

یہ بھی یاد رہے کہ مسند حمیدی صرف ہندوستان سے شائع شدہ نہیں بلکہ دارا

علمیہ (بیروت)، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع (بیروت) اور مدینہ منورہ سے

شائع ہے۔ ان تمام مطبوعات میں "فلا یرفع" کے الفاظ موجود ہیں۔ دار الکتب العلمیہ (بیر

کا نسخہ حسین سلیم اسد کی طبع کے ساتھ بھی مربوط ہے۔

ان تمام مخطوط و مطبوع نسخوں کے مقابلے میں علی زئی غیر مقلد شام کے

تذکرہ کر رہے ہیں۔ (نور العینین میں بھی نسخہ ظاہریہ شام کا ذکر کیا ہے) تو عرض ہے ک

ظاہریہ غیر مقلدین کا ہے (نورالصباح ج2 ص305) اور غیر مقلدین کی تحریف

ہے۔ مثلاً

1: غنیۃ الطالبین کے اصل نسخہ میں تراویح بیس رکعات کا ذکر ہے، لیکن

سعودیہ حدیث منزل کراچی کی مطبوعہ غنیۃ الطالبین میں تحریف کرکے گیارہ رکعت

========================

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ ، وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ ، وَشُعَيْبُ بْنُ عَمْرٍو فِي آخَرِينَ ، قَالُوا : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا " ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، لا يَرْفَعُهُمَا ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : وَلا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ، وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ.

[مستخرج أبی عوانة » كِتَابُ الصَّلَاةِ » بَيَانُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِی افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ... رقم الحديث: 1240(1572)]

ترجمہ : حضرت امام زہریؒ حضرت سالمؒ سے اور وہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے مونڈھوں تک۔ اور جب آپ ارارہ فرماتے کہ رکوع کریں اور رکوع سے سر اٹھالےنے کے بعد آپ رفع یدین نہ کرتے۔ اور بعض (راویوں) نے کہا ہے کہ آپ دونوں سجدوں کے درمیان بھی رفع یدین نہ کرتے۔ مطلب سب راویوں کی روایت کا ایک ہی ہیں۔

(**صحیح ابی عوانہ ج2 ص90**؛ ۱/۵۱۵ ، **حدیث # ٦٢٦**)

اعتراض: امام سفیان بن عیینہؒ کی یہی روایت صحیح مسلم میں رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد والے رفع یدین کے اثبات کےساتھ موجود ہے، جبکہ مسند ابی عوانہ والے مطبوعہ نسخہ میں "واو" رہ گئی ہے اور صحیح مسلم میں واو موجود ہے۔

جواب: اگر محدث ابو عوانہؒ، صحیح مسلم والا طریق (یحیٰی وغیرہ عن سفیان) ذکر کرتے تب "واو" رہ جانے والا اعتراض درست تھا، حالانکہ انہوں نے اپنی مسند میں صحیح مسلم والا طریق ذکر نہیں کیا، جس میں "واو" ہے بلکہ (**حمیدی و عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ ، وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ ، وَشُعَيْبُ بْنُ عَمْرٍو فِي آخَرِينَ ، عن سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ**) والے طرق ذکر کیے ہیں جن میں "واو" موجود نہیں ہیں۔

مُسْنَدُ أَبِي عَوَانَةَ

لِلإمَامِ الجَلِيلِ أَبِي عَوَانَةَ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ
الأَسْفَرَائِينِيِّ المُتَوَفَّى ٣١٦ هـ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

تَحْقِيقُ
أَيْمَنَ بْنِ عَارِفٍ الدِّمَشْقِيِّ

الجُزْءُ الأَوَّلُ

دار المعرفة
بيروت . لبنان

٣٧- بيان رفع اليدين في افتتاح الصلاة

[١٥٦٩] حدثنا عمار بن رجاء
أنس قال : ما صليت مع أحد أتم صلاة

[١٥٧٠] حدثنا عبيد الله بن
سليمان بن بلال قال : حدثني شريك
قال : ما صليت وراء إمام قط أخف
بكاء الصبي فيخفف مخافةً أن تفتن أمه

[١٥٧١] حدثنا يونس بن حبيب
ثابت ، عن أنس قال : ما صليت خلف
وكانت صلاة أبي بكر متقاربة . فلما

٣٧- بيان رفع اليدين في افتتاح
ولرفع رأسه من الركوع

[١٥٧٢] حدثنا عبد الله بن أيوب
آخرين قالوا : ثنا سفيان بن عيينة عن
رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة رفع
منكبيه ، وإذا أراد أن يركع ، وبعد
بعضهم : ولا يرفع بين السجدتين[٣] .

[١٥٧٣] حدثنا الربيع بن سليمان
ذلك بين السجدتين .

[١٥٧٤] حدثني أبو داود قال :
سالم عن أبيه قال : رأيت رسول الله ﷺ

---

(١) مسلم (٤٦٩ / ١٩٠) من طريق شريك به
(٢) مسلم (٤٧٣ / ١٩٦) من طريق حماد بن
(٣) مسلم (٣٩٠ / ٢١) من طريق سفيان به .
(٤) انظر الحديث السابق .

==========================

نماز میں خشوع اور رفع یدین:

القرآن: قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ [سورہ المومنون]

ترجمہ: پکی بات ہے کہ وہ ایمان لانے والے کامیاب ہوگئے، جو نماز میں خشوع اختیارکرنے والے ہیں.

تفسیر: (١) حضرت ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں: خشوع کرنے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو نماز میں تواضع و عاجزی اختیار کرتے ہیں اور دائیں بائیں توجہ نہیں کرتے اور"نہ ہی نماز میں رفع یدین کرتے ہیں.[تفسیر_ابن_عباس]

جدید تدوین و تہذیب

قرآن حکیم کی اولین جامع اور مقبول ترین تفسیر

اردو تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ

جلد دوم

مفسر اعظم ترجمان القرآن حضرت

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

مع کتاب

لباب النقول فی اسباب النزول

از

(۲) حضرت حسن بصری رح سے اس کی تفسیر مروی ہے کہ: (نماز میں) خشوع کرنے والے وہ ہیں جو نہیں کرتے رفع یدین(ہاتھ اٹھانا) نماز میں مگر (صرف) تکبیر_اولیٰ (پہلی تکبیر) میں. [تفسیر سمرقندی:۲/٤٠٨]

تفسير السمرقندي

المسمى

بحر العلوم

لأبي الليث نصر بن محمد بن أحمد بن ابراهيم السمرقندي
المتوفى سنة ٣٧٥هـ

تحقيق وتعليق

الشيخ علي محمد معوض   الشيخ عادل أحمد عبد الموجود

الدكتور زكريا عبد المجيد النوتي
كلية اللغة العربية - جامعة الأزهر

الجزء الثاني

متعصب غیر مقلد زبیر علی زئی کی جرح کی حقیقت

نماز میں رفع یدین نہ کرنے کی دلیل تفسیر ابن عباس پر ہونے اعتراضات کے کامل جوابات

دلیل نمبر1: اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ

(سورۃ مومنون: ۱،۲)

ترجمہ: "پکی بات ہے کہ وہ ایمان لانے والے کامیاب ہوگئے جو نماز میں خشوع اختیار کرنے والے ہیں۔"

تفسیر: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: مُخْبِتُوْنَ مُتَوَاضِعُوْنَ لَا یَلْتَفِتُوْنَ یَمِیْنًا وَّلَا شِمَالًا وَّلَا یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَهُمْ فِی الصَّلٰوۃِ۔

(تفسیر ابن عباس: ص ۲۱۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "خشوع کرنے والے سے مراد وہ لوگ ہیں جو نماز میں تواضع اور عاجزی اختیار کرتے ہیں اور وہ دائیں بائیں توجہ نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی نماز میں رفع یدین کرتے ہیں۔"

اعتراض نمبر1: زئی صاحب نے لکھا: "سورۃ مومنون کی دو پہلی آیات لکھی ہیں، جن میں (رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد والے) ترک رفع یدین کا نام و نشان تک نہیں"

(مضروب حق: 21 ص 31)

جواب: اولاً...... انہی دو آیات سے ذرا نیچے ملاحظہ فرمائیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ان آیات کی تفسیر موجود ہے، اس میں "لَا یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَهُمْ فِی الصَّلٰوۃِ" [نہ ہی نماز میں رفع یدین کرتے ہیں] کے واضح الفاظ موجود ہیں۔

ثانیاً...... "لَا یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَهُمْ فِی الصَّلٰوۃِ" کے الفاظ سے نماز کے اندر پائے جانے والے ہر رفع یدین کی نفی ہو جاتی ہے چاہے وہ رکوع سے پہلے کا ہو، رکوع کے بعد کا ہو، سجدوں کے وقت کا ہو یا تیسری رکعت کے شروع کا، الگ سے ہر ایک کو ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ جیسے "لا الٰہ الا اللہ" میں لَا سے ہر معبودِ باطل کی نفی ہو جاتی ہے چاہے وہ لات ہو یا عزیٰ یا کوئی اور، ہر ایک کا ذکر ضروری نہیں۔ زئی صاحب کو چاہیے کہ جواب کی سعی سے قبل کچھ کتب اصول بھی پڑھ لیا کریں تاکہ خفت نہ اٹھانی پڑے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :
" تُرْفَعُ الأَيْدِي فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ ، فِي افْتِتَاحِ الصَّلاةِ ، وَعِنْدَ الْبَيْتِ ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، وَبِعَرَفَاتٍ ، وَبِالْمُزْدَلِفَةِ ، وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ " .

[شرح معاني الآثار للطحاوی » كِتَابُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ » بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ ...رقم الحديث: 2438]

ترجمہ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا : سات (۷) جگہوں پر رفع یدین (دونوں ہاتھوں کو اٹھانا) کیا جاتا ہے : (۱) شروع نماز میں، (۲) بیت اللہ کے پاس، (۳) صفا پر، (٤) مروہ پر، (٥) عرفات میں، (٦) مزدلفہ میں، (۷) جمرات کے پاس.[سنن طحاوی : ٤١٦/١]

المحدث : الطحاوي | المصدر : شرح معاني الآثار

الصفحة أو الرقم | 2/176 :خلاصة حكم المحدث : صحيح

فائدہ: یہاں پہلی جگہ میں شروع نماز فرمانا دلیل ہے احناف کی نماز میں (اندر) مزید رفع یدین نہ کرنے پر.

اعتراض : یہ حدیث ضعیف ہے.

جواب : گو ضعیف ہے مگر اس پر عمل ہے (فتاویٰ علماۓ حدیث :۱۵۶/۲)؛ ضعیف روایت موضوع (من گھڑت) نہیں ہوتی، اور یہ روایت تو شدید الضعیف بھی نہیں، جبکہ اس کی تائید ایک صحیح سند سے بھی ہوجاتی ہے اور حضرت ابن عمر کی روایت سے بھی تائیدی شواہد ملتے ہیں، جس سے اصول حدیث کے مطابق اس روایت کو قوت حاصل ہوجاتی ہے اور حسن کا حکم رکھتی ہے.

صحیح سند :

وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حُدِّثْتُ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : " تُرْفَعُ الأَيْدِي فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ : فِي بَدْءِ الصَّلاةِ ، وَإِذَا رَأَيْتَ الْبَيْتَ ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، وَعَشِيَّةَ عَرَفَةَ ، وَبِجَمْعٍ ، وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ ، وَعَلَى الْبَيْتِ " .

[المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية لابن حجر ... » كتاب الحج » بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ وَفَضْلِهَا؛ رقم الحديث: 1243]

=====================
حديث نمبر٥:

عن عاصم بن كليب عن أبيه أنَّ عليًّا كانَ يرفعُ يديهِ في أوَّلِ تكبيرةٍ منَ الصَّلاةِ ثمَّ لا يرفعُ بعدُ.(شرح معانی الآثار للطحاوی جلد۱ صفحہ 154،مصنف ابن ابی شیبۃ جلد اول صفحہ 236، موطا امام محمد جلد۱ صفحہ90)
ترجمہ: حضرت عاصم بن کلیبؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نماز کی پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے پھر اسکے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

المحدث: العيني - المصدر: عمدة القاري - الصفحة أو الرقم:400/5 - خلاصة حكم المحدث: صحيح على شرط مسلم
المحدث: ابن حجر العسقلاني - المصدر: الدراية - الصفحة أو الرقم: 152/1 - خلاصة حكم المحدث: رجاله ثقات
المحدث: الزيلعي - المصدر: نصب الراية - الصفحة أو الرقم:406/1 - خلاصة حكم المحدث: صحيح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک ہزار سے زائد احادیث نبوی کا مستند ذخیرہ اور اولین ماخذ

موطا امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ

(کامل عربی اردو)

جامع

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۱۸۹ھ

مترجم

علامہ الحاج محمد منشا تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

مستند دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑہ)

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار لاہور

عَنْ عَلِيٍّ, عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ الصَّلَاةِ ثُمَّ لَا يَعُودُ " .[العلل الواردة في الأحاديث النبوية للدارقطني » مُسْنَدُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ ... » الثَّانِي مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ...,رقم الحديث: 602(457)]

ترجمہ: حضرت علیؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے، پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔
(العلل الواردة فی الا حادیث النبویة، دارقطنی ج4 ص106)

تخريج الحديث

[السنن الكبرى للبيهقي » جُمَّاعُ أَبْوَابِ الاسْتِطَابَةِ, رقم الحديث: 2315(2:79)]

الراوي : كليب بن شهاب الجرمي المحدث : ابن حجر العسقلاني

المصدر : الدراية الصفحة أو الرقم: 152/1 خلاصة حكم المحدث : رجاله ثقات، وهو موقوف

المحدث : الزيلعي

المصدر : نصب الراية الصفحة أو الرقم: 406/1 خلاصة حكم المحدث : صحيح

عَنْ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ ، " أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى إِلَى فُرُوعِ أُذُنَيْهِ ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُهَا حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ " .[مسند زيد » كِتَابُ الصَّلَاةِ » بَابُ التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ ... رقم الحديث: 55]

ترجمہ : حضرت علیؓ پہلی تکبیر (تحریمہ) میں اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے کانوں تک اٹھاتے، پھر ہاتھ نہ اٹھاتے حتیٰ کہ نماز پوری کرلیتے۔

اُردو ترجمہ

مُسند سیدنا زید بن علی بن حُسین بن علی رضی اللہ عنہم

المتوفی ۱۲۲ھ

زیر تحقیق و ترجمہ

مولانا محمد اشرف

خانقاہ و دار العلوم سید احمد شہید گوجرانوالہ

زیر نگرانی: سید نفیس الحسینی

ناشر

دار النفائس

کریم پارک راوی روڈ

لاہور

العصر وبعد الفجر ولا يجوز أن يصلى عليها

ولا عند قيامها .

باب التكبير في الصلاة :

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جـ

طالب كرم الله وجهه انه كان يرفع

فروع اذنيه ثم لا يرفعها حتى يقضي صلا

حدثني زيد بن علي عن ابيـــه عن جده

طالب كرم الله وجهه انه كان اذا قال المؤذن

ولم ينتظر .

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا، عصر اور فجر

حرج نہیں، طلوع، غروب اور زوال کے وقت نماز جن

باب:- نماز میں تکبیر

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي

حضرت علی رضی اللہ عنہ تکبیر تحریمہ میں اپنے دونوں

اٹھاتے، [2] پھر ہاتھ نہ اٹھاتے یہاں تک کہ نماز پوری

حدثني زيد بن علي عن ابيه عن جده عن علي

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب مؤذن قد قامت الص

انتظار نہیں فرماتے تھے۔ [4]

[1] یہی مذہب احناف کا ہے۔ (ہدایہ ص ٥٥، ٥٦، ج ١)

[2] یہی مذہب احناف کا ہے۔ (ہدایہ ص ٦٨، ج ١)

[3] احناف کا بھی یہی مذہب ہے (ہدایہ ص ٧٦، ج ١)

[4] سوید بن غفلہ رحمہ اللہ، ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح منقول

==========================

حدیث نمبر ٦: صليتُ مع النبي ومع أبي بكرٍ ومع عمرَ رضي الله عنهما فلم يرفعوا أيديهِم إلا عندَ التكبيرَةِ الأولى في افتتاحِ الصلاةِ قال إسحاقُ به نَأْخُذ في الصلاةِ كلها۔

(دار قطنی : 52/2 (ج1ص295) ،بیہقی ج2 ص79)

[سنن الدارقطني » كِتَابُ الصَّلاةِ » بَابُ ذِكْرِ التَّكْبِيرِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ ...,رقم الحديث: 1133]

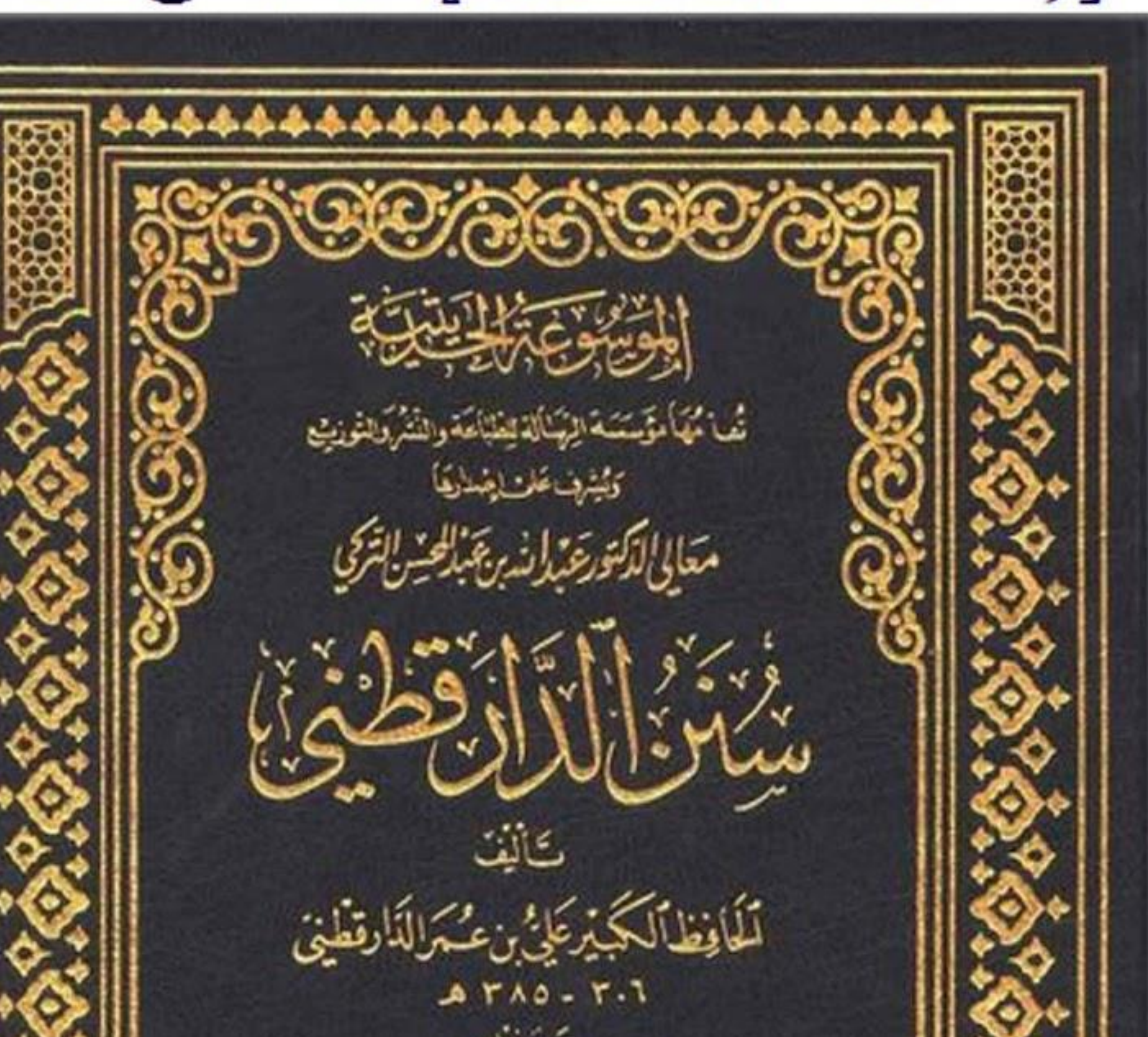
ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ساتھ نماز پڑھی، ان سب نے رفع یدین نہیں کیا مگر پہلی تکبیر کے وقت نماز کی ابتدا میں.

محدث اسحق (بن ابی اسرائیلؒ) کہتے ہیں کہ ہم بھی اسی کو اپناتے ہیں پوری نماز میں۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فر
حضرت عمرؓ کے ساتھ نماز پڑھی، ا
کے وقت نماز کے شروع میں.
محدث اسحق بن ابی اسرائیل کہتے ہ
میں۔

سَنن الدارقطني » كِتَابُ الصَّلاةِ » بَا
1133]

[(السنن الكبرى للبيهقي » جُمَّاعُ أَبْوَاب



==========================

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کا عمل اور رفع یدین

حدیث نمبر۷: عن مجاہد قال صلیت خلف ابن عمر فلم یکنیرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ .(شرح معانی الآثار للطحاوی جلد اول صفحہ 155 ،مصنف ابن ابی شیبۃ جلداول صفحہ237، موطا امام محمد صفحہ 90، معرفۃ السنن و الآثار جلد دوم صفحہ 428)

ترجمہ : حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں : میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے نہیں کیا رفع یدین مگر نماز کی پہلی تکبیر میں۔

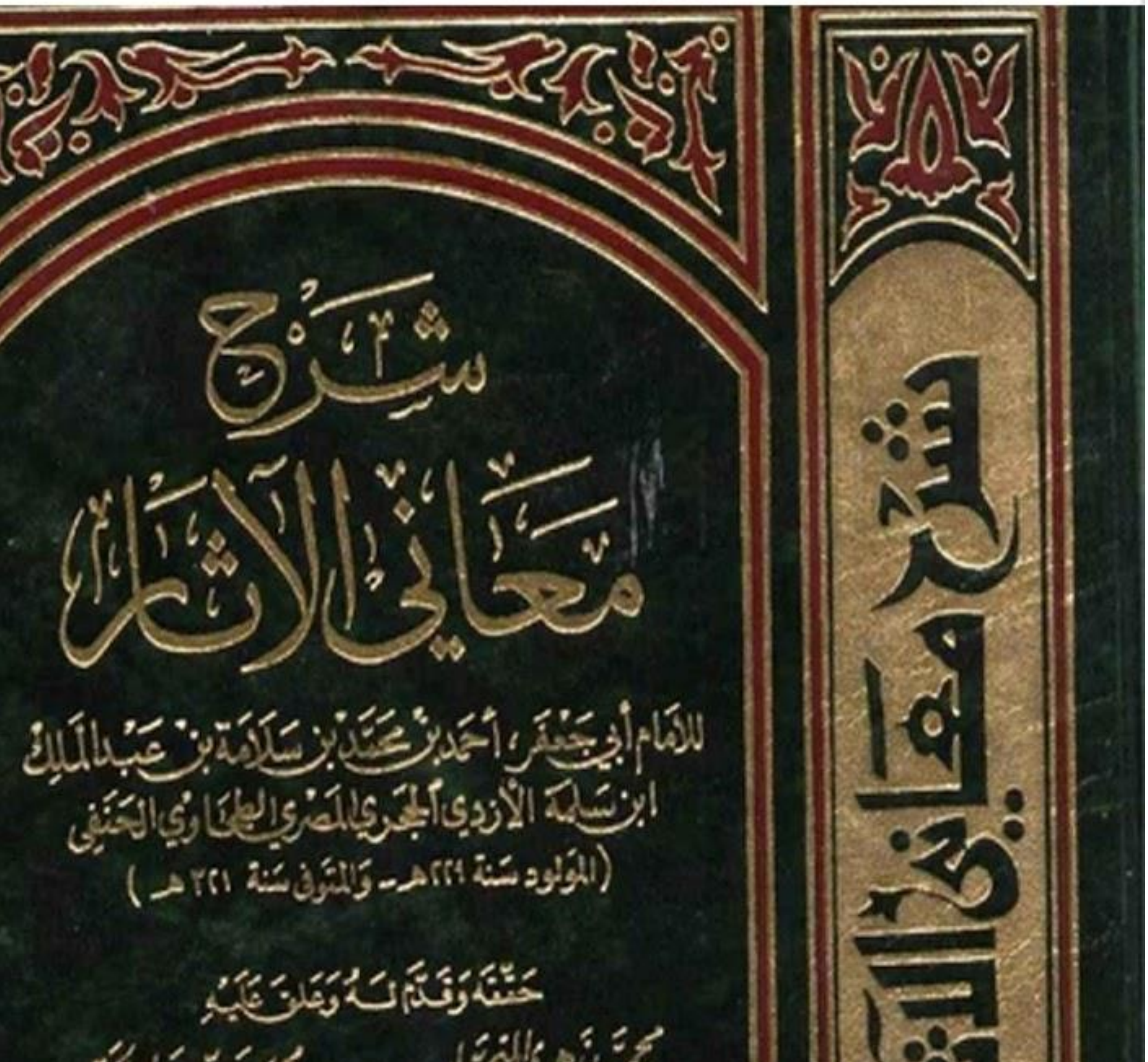
تو یہ حضرت ابن عمرؓ ہیں جنہوں نے نبی ﷺ کو (نماز میں) ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا لیکن نبی ﷺ کے بعد ہاتھ اٹھانا چھوڑدیا تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب آپؓ کے نزدیک نبیؐ کا عمل منسوخ ہو چکا ہو جو آپؓ نے دیکھا تھا اور اس کے خلاف دلیل قائم ہوگئی.

اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث منکر ہے ؟ تو اسے جواب میں کہا جاۓ گا کہ اس (دعوا) پر کیا دلیل ہے ؟ تو ہرگز تم نہیں پاؤگے اس (دعوا) تک کوئی راہ ؟

حضرت عبداللہ بن

حدیث نمبر۶: عن مجاہد قال صلیت خلف ابن عمر
الآثار للطحاوی جلد اول صفحہ 155 ،مصنف ابن
معرفۃ السنن و الآثار جلد دوم صفحہ 428)؛

ترجمہ : حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں
انہوں نے نہیں کیا رفع یدین مگر نماز کی پہلی ت
تو یہ ابن عمرؓ ہیں جنہوں نے نبیؐ کو (نماز میں) با
اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب آپؐ کے نزدیک
کے خلاف دلیل قائم ہوگئی.
اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث منکر ہے ؟ تو اسے ح
تم نہیں پاؤگے اس (دعوا) تک کوئی راہ ؟







بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک ہزار سے زائد احادیث نبوی کا مستند ذخیرہ اور اولین ماخذ

موطا امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ

(کامل عربی اردو)

جامع

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۱۸۹ھ

مترجم

علامہ الحاج محمد منشا تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

مستند دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑہ)

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار لاہور



مُصَنَّف ابنِ ابی شَیبة

فِی الاحادیث والآثار



عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ رحمۃ اللہ علیہ



مکتبہ امدادیہ

ملتان، پاکستان

مصنف ابن ابی شیبۃ فی الاحادیث والآثار



اعتراض اور اس کا جواب:

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ امام مجاہدؒ رفع کے قائل تھے اور میں نے ابھی تک کوئی "صحیح سند" کے ساتھ روایت نہیں دیکھی نہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے اور نہ امام مجاہد سے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر بالفرض مان لیا جائے کہ غیر مقلدین اس روایت کا صرف اس وجہ سے انکار کر رہے ہیں کہ امام مجاہد رفع "نہیں" کرتے تو حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ سے رفع کی تمام روایات کا انکار کر دیں کیونکہ "انکا" ترکِ رفع ثابت ہو چکا۔ چوتھی بات یہ ہے کہ اس روایت پر جتنی بھی جرح ہے وہ سب قائلینِ رفع کی ہے اور اس جرح کا حال یہ ہے کہ امام بخاری کی طرف منسوب ہے کہ انہوں نے کہا کہ ابو بکر بن عیاش مختلط ہو گئے تھے تو یہ کیا عجیب بات ہوئی کہ خود تو امام بخاریؒ اپنی کتاب "صحیح بخاری" میں ابو بکر بن عیاش سے احتجاج کرتے اس کی روایات لیتے ہیں اور جب ہم احتجاج (حجت و دلیل پکڑتے ثابت) کریں تو مخالفین کے لئے ابو بکر بن عیاش مختلط ہو جاتا ہے۔ اور ایک بات یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے تو اپنے "جز رفع یدین" میں رفع عند السجود کی روایت کو بھی نقل کیا ہے انکو تو امام بخاری نے صحیح مان کر نقل کیا ہے اور غیر مقلدین انکو ضعیف قرار دیتے نہیں تھکتے تو پوچھا جائے گا کہ جب تمہارے مطلب کی روایت آتی ہے تو امام بخاریؒ امیر المومنین فی الحدیث بن جاتے ہیں اور جب تمہارے خلاف کوئی ان سے روایت آجائے تو امام بخاریؒ کو کوئی پوچھتا بھی نہیں ہے، یہ کیا دوغلہ پن ہے؟؟؟ بہرحال یہ روایت بلکل ٹھیک ہے میں نے جو سکین دیا ہے اس میں ساتھ پین سے لکھا بھی ہوا ہے کہ یہ روایت (بخاری و مسلم کی شرطوں کے مطابق صحیح ہیں۔ اور غیر مقلدین کا شور مچانہ انکے ضدی ، متعصب، اندھے مقلد ، اور دوغلے ہونے کی دلیل ہے جو میں اکثر ثابت کرتا رہتا ہوں۔

نماز میں رفع یدین نہ کرنے کی حدیث_ابن عمر پر بودے اعتراض کا کامل جواب

دلیل نمبر ۱۰: قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْن

حُصَیْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَا یَفْتَتِحُ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۶۸ حد

ترجمہ: معروف تابعی حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "میں نے حضرت عبداللہ بن عمر

شروع نماز کے علاوہ رفع یدین کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔"

اعتراض: زئی صاحب نے لکھا: "یہ روایت قاری ابو بکر بن عیاش رحمہ اللہ کے

وجہ سے ضعیف ہے...... کسی ایک قابل اعتماد محدث نے اس کی تصحیح نہیں کی"

(مضروب حق

جواب: اولاً۔۔۔امام ابو بکر بن عیاش صحیح بخاری، صحیح مسلم (مقدمہ) اور سنن

راوی ہیں، عند الجمہور ثقہ ہیں۔ امام عبداللہ بن مبارک، امام احمد بن حنبل، امام عثمان

اعتراض: زئی صاحب نے لکھا: ”یہ روایت قاری ابوبکر بن عیاشؒ کے وہم وخطا کی وجہ سے ضعیف ہے......کسی ایک قابل اعتماد محدث نے اس کی تصحیح نہیں کی“

(مضروب حق: شمارہ 06 ص 30)

جواب: اولاً ۔۔ امام ابوبکر بن عیاش صحیح بخاری ،صحیح مسلم (مقدمہ) اور سنن اربعہ کے راوی ہیں، عند الجمہور "ثقہ" ہیں۔ امام عبداللہ بن مبارک، امام احمد بن حنبل ، امام عثمان دارمی، امام ابوحاتم الرازی، امام ابن حبان، امام ابن عدی، امام عجلی، امام ابن سعد، امام سفیان ثوری، امام یعقوب بن شیبہ، امام ساجی رحمہم اللہ وغیرہ نے ان کی تعدیل و توثیق اور مدح وثناء کی ہے۔

)تہذیب التہذیب ج 7ص 320 تا(366

ثانیاً ۔۔ امام محمد بن حسن الشیبانی م 600 ھ ثقہ وصدوق نے ان کی متابعت معنوی کررکھی ہے۔)موطاامام محمد ص 93 ، کتاب الحجۃ ج 6ص (71

ثالثاً ۔۔ اس روایت کی سند علی شرط الشیخین ہے۔ پس علی زئی کا اسے ضعیف بتلانا باطل ہے۔ رہا بعض محدثین کا اس روایت کو ابوبکر بن عیاش کی وجہ سے وہم وغیرہ کہنا، تو عرض ہے کہ امام نووی نے مختلط رواۃ کے متعلق قاعدہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ صحیحین میں مختلط رواۃ کی جو روایات لی گئی ہیں وہ قبل الاختلاط اخذ پر محمول ہیں۔ (تہذیب الاسماء للنووی ج 6ص (040

اور ہماری پیش کردہ روایت عن ابن ابی شیبہ ابی بکر بن عیاش کے طریق سے مروی ہے اور یہی طریق صحیح بخاری (ج 6ص 074) میں موجود ہے۔ معلوم ہو کہ یہ روایت قبل الاختلاط مروی ہے۔ پس وہم والا اعتراض بھی باطل ہے۔

تنبیہ: علی زئی نے لکھا ” :بہت سے ثقہ راویوں اور صحیح وحسن لذاتہ سندوں سے ثابت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز میں رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد رفع یدین کرتے تھے“)مضروب حق: شمارہ 06 ؛ ص 3)

اللہ تعالیٰ جناب کو فہم نصیب فرمائے.. مذکورہ مواضع میں رفع یدین کے اثبات میں اختلاف نہیں،آپ کے ذمہ یہ ثابت کرنا ہے کہ مذکورہ رفع یدین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوام تھا اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا آخری عمل تھا۔ نیز حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً سجدوں کی رفع یدین بھی ثابت ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 6ص 011 ،مشکل الآثار للطحاوی ج 0ص 02 ،جزء رفع یدین للبخاری ص 40 ،المعجم الاوسط للطبرانی ج 6ص 03 ،سنن ابن ماجہ ج 6 ص 16 وغیرہ)

لہٰذا اگر صرف ثبوت ہی کی بات کرتے ہیں وف پھر تمام غیرمقلدین اب سجدوں میں بھی رفع یدین کرنا شروع کردیں۔

نوٹ: اگر غیرمقلدین کہیں کہ سجدوں کی رفع یدین کا ترک ثابت ہے تو عرض ہے کہ رکوع والے رفع یدین کا بھی ترک ثابت ہے۔ایک اقرار اور دوسرے کا انکار؟!

قارئین کرام! بحمداللہ ہم نےزئی صاحب کے تمام شبہات و وساوس جو موصوف کی کل کائنات تھی، کا تحقیقی جواب دے دیا ہے، ن سے واضح و گیا ہے کہ حضرت الاستاذ متکلمِ اسلام مولانامحمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کے پیش کردہ دلائل اپنے دعوی پر ناطق وصریح ہیں اور زئی صاحب کےاعتراضات محض عداوت، بغض اور احناف دشمنی پر مشتمل ہیں، حقیقت سے ان کا دور کا بھی

واسطہ نہیں ہےقرآن و سنت کے ان واضح دلائل کو جھٹلانے والے جان لیں کہ قیامت قریب ہے۔ و اللہ اعلم بالصواب

=========================

حدیث نمبر۸: عن الا سود قال صلیت مع عمر فلم یرفع یدیہ فی شی ء من صلوۃ الا حین افتتح الصلوۃ الحدیث.
(مصنف ابن ابی شیبۃ ج۱ ص237، شرح معانی الآثار للطحاوی ج۱ ص156**)**

ترجمہ : حضرت اسودؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ نماز پڑھی تو انہوں نے نماز میں کسی جگہ بھی رفع یدین نہیں کیا سوائے ابتداء نماز کے ۔

=========================

حدیث نمبر۹: عن ابراہیم عن عبداللہ انہ کا ن یرفع یدیہ فی اول ما یستفتح ثم لا یرفعھما۔(مصنف ابن ابی شیبۃ ج۱ صفحہ236، شرح معانی الآثار للطحاوی جلد اول صفحہ 156 ،مصنف عبدالرزاق جلد دوم صفحہ71)
ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعیؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے۔

==========================

حدیث نمبر ۱۰ : عن اشعث عن الشعبی انہ کان یرفع یدیہ فی اول التکبیر ثم لا یرفعھما۔(مصنف ابن ابی شیبۃ ج1 ص 236)

ترجمہ: امام شعبیؒ سے مروی ہے کہ وہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے۔

==========================

حدیث نمبر ۱۱ : عن جابر عن الاسود و علقمۃ انھما کان یرفعان ایدیھما اذا افتتحا ثم لا یعودان۔(مصنف ابن ابی شیبۃ جلد اول ص 236)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضرت اسود یزیدؒ اور حضرت علقمہؒ علیہ نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے۔

++

توضیح مسئلہ رفع یدین:

اختلاف ثبوت میں نہیں بلکہ دوام وبقاء (جاری رکھنے) میں ہے جو ان احادیث سے ثابت نہیں۔ مذکورہ ترکِ رفع یدین کے دلائل کے قرینہ سے، یہ احادیث ابتدا پر محمول ہیں، بعد میں رفع یدین متروک ہوگئی اور اس کی سنیت(عادت وھمیشگی)منسوخ ہوگئی لیکن جواز باقی ہے-[اوجز المسالک:203/1] خصوصاََ حضرت ابن عمرؓ سے ترکِ رفع یدین کا ثبوت تین(۳) روایات سے اور بعض خلفاء راشدین، حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے ترکِ رفع یدین

پر بہت مضبوط قرینہ (یعنی کلام کی مراد متعین کرنے والی لفظی یا احوالی علامت) ہے۔

صحيح بخاری اور رفع يدين:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، وَحَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، وَيَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، " أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ : أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى ، وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ "

[صحيح البخاري » كِتَاب الْأَذَانِ » أَبْوَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ » بَاب سُنَّةِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ ... رقم الحديث: **788**]

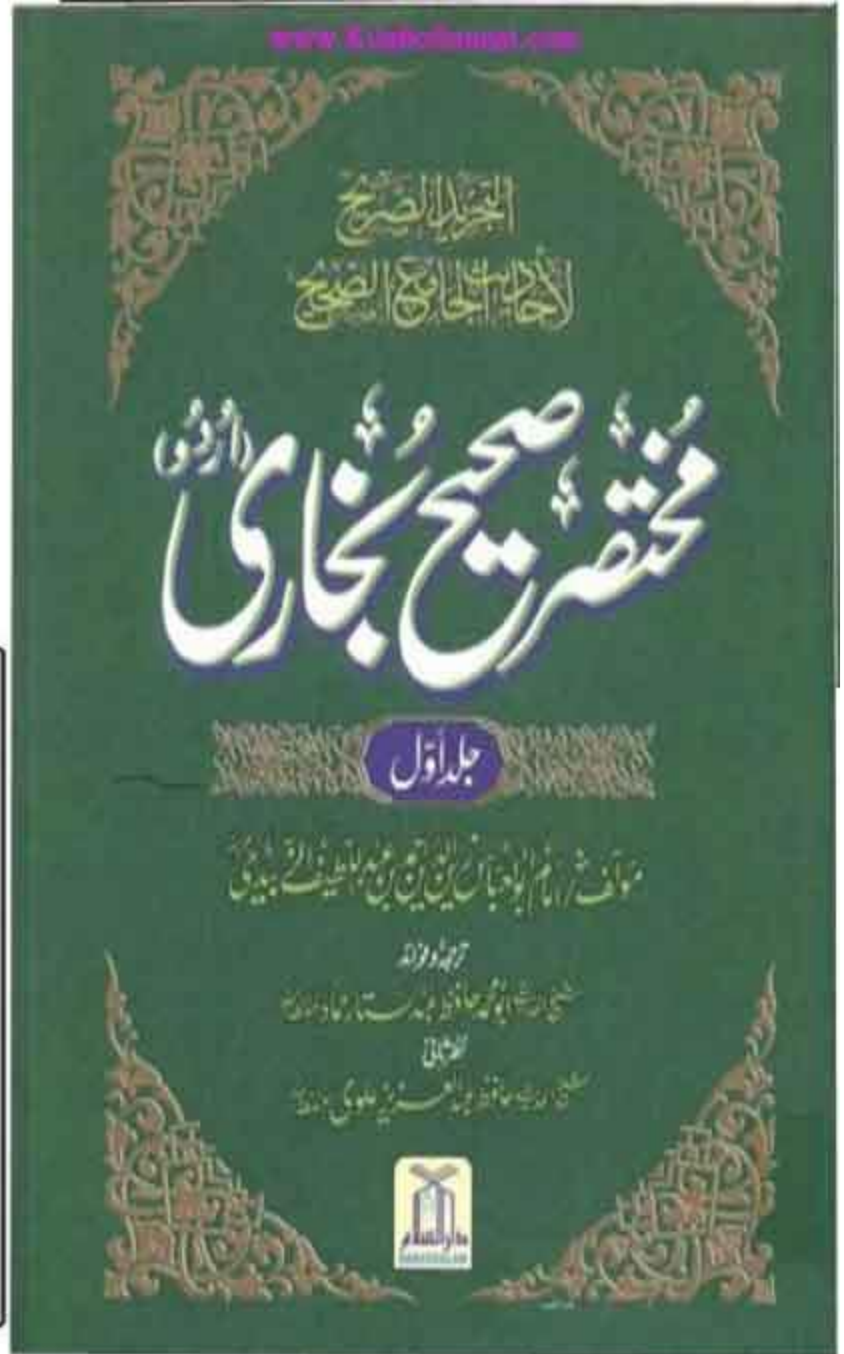
(امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ) ہم سے یحییٰ بن بکیرؒ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیثؒ نے خالدؒ کے واسطہ سے (حدیث بیان کی) ان سے سعیدؒ نے ان سے محمد بن عمر بن {حلحلةؒ} نے ان سے محمد بن عمر بن {عطاءؒ} نے (حدیث بیان کی)....

اور (دوسری سند سے امام بخاریؒ فرماتے ہیں) کہا کہ مجھ سے لیث نے یزید بن ابی حبیبؒ اور یزید بن محمدؒ کے واسطہ سے بیان کی. ان سے محمد بن عمر بن {حلحلةؒ} نے ان سے محمد بن عمر بن {عطاءؒ} نے (حدیث بیان کی).... کہ

وہ چند صحابہ (رضی اللہ عنھم) کے ساتھ بیٹھے ہوۓ تھے. نمازِ نبوی کا ذکر ہوا تو (صحابی_رسول) حضرت ابو حمید ساعدیؓ نے کہا کہ مجھے نبی ﷺ کی نماز (کی تفصیلات) تم سب سے زیادہ یاد ہے....میں نے آپ ﷺ کو

دیکھا کہ جب آپ ﷺ نے تکبیر (تحریمہ) پڑھی، تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں شانوں کی مقابل تک اٹھائے، اور جب آپ ﷺ نے رکوع کیا، تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جما لئے، اپنی پیٹھ کو جھکا دیا، جس وقت آپ ﷺ نے اپنا سر (رکوع سے) اٹھایا تو اس حد تک سیدھے ہوگئے کہ ہر ایک عضو (کا جوڑا) اپنے اپنے مقام پر پہنچ گیا، اور جب آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو دونوں ہاتھ اپنے زمین پر رکھ دیئے، نہ ان کو بچھائے ہوئے تھے، اور نہ سمیٹے ہوئے تھے، اور پیر کی انگلیاں آپ ﷺ نے قبلہ رخ کرلی تھیں، پھر جس وقت آپ ﷺ دو رکعتوں میں بیٹھے تو اپنے بائیں پیر پر بیٹھے، اور داہنے پیر کو آپ ﷺ نے کھڑا کر لیا، جب آخری رکعت میں بیٹھے، تو آپ ﷺ نے اپنے بائیں پیر کو آگے کر دیا، اور دوسرے پیر کو کھڑا کرلیا، اور اپنی نشست گاہ کے بل بیٹھ گئے.

[صحيح البخاري » كِتَاب الْأَذَانِ » أَبْوَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ » بَاب سُنَّةِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ, رقم الحديث: 789(828)]



اذان کے بیان میں

وَحِينَ قَامَ مِنَ ٱلرَّكْعَتَيْنِ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ ٱلنَّبِيَّ ﷺ. [رواه البخاري: ٨٢٥]

٨٣ - باب: سُنَّةُ الجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ

٤٦٩ : عَنْ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّهُ كَانَ يَتَرَبَّعُ فِي ٱلصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ، وأنه رأى وَلَدَهُ فعلَ ذلك فَنهاهُ، وقَالَ: إِنَّمَا سُنَّةُ ٱلصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ ٱلْيُمْنَى، وَتَثْنِيَ ٱلْيُسْرَى، فقال لهُ: إِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِي. [رواه البخاري: ٨٢٧]

٤٧٠ : عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ ٱلسَّاعِدِيِّ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ ٱللهِ ﷺ، رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ ٱسْتَوَى، حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا، وَٱسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ ٱلْقِبْلَةَ، فَإِذَا جَلَسَ فِي ٱلرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ ٱلْيُسْرَى، وَنَصَبَ ٱلْيُمْنَى، وَإِذَا جَلَسَ فِي ٱلرَّكْعَةِ ٱلأَخِيرَةِ، قَدَّمَ رِجْلَهُ ٱلْيُسْرَى، وَنَصَبَ ٱلأُخْرَى،

فقہ الحدیث : (۱) صحابی رسول ابو حمید ساعدیؓ عنہ نے دعویٰ کیا کہ مجھے تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز یاد ہے، اور اس پر کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا یعنی ان کے دعوے پر خاموش اتفاق کیا. (۲) اور اس صحیح سند والی حدیث میں نبی کی نماز میں نماز کے شروع میں رفع یدین کے علاوہ کا ذکر نہیں. (۳) اس حدیث (کی سند) سے معلوم ہوتا ہے کے یہ واقعہ دور_نبوّت کے بعد کا ہے، تو اس سے آخری طریقہ نماز معلوم ہوتا ہے. کیونکہ: محمد بن عمر بن {عطاء} نے (حدیث بیان کی)......کہ وہ چند صحابہ

(رضی اللہ عنھم) کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے. نماز_نبوی کا ذکر ہوا تو (صحابی_رسول) حضرت ابوحمید ساعدیؓ نے کہا کہ مجھے نبیﷺ کی نماز (کی تفصیلات) تم سب سے زیادہ یاد ہے....

نماز_نبوی کا احوال سب سے زیادہ محفوظ (یاد) رکھنے والے صحابی سے "تابعی" پوچھ رہا ہے، جو ظاھر کرتا ہے کہ یہ سوال کرنا دورِ نبوی کے بعد تھا.

نماز میں رفع یدین نہ کرنے کی دلیل_بخاری پر بودے اعتراض کا کامل جواب

أصول : السكوت في معرض البيان بيان (مراعاة المصابيح لعبيد الله المباركبوري : ٣/٣٨٥، روح المعاني : ١٨/٧)

ترجمہ : وہ مقام جہاں ایک شے کو بیان کرنا چاہیے، وہاں اس کو بیان کو چھوڑنے کا مطلب اس شے کا عدم (نہ ہونا) بیان کرنا ہوتا ہے.

دلیل نمبر ۶: قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا يَحْ

قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْ

كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَ

فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَ

رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَ

اِسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا۔

(صحیح بخاری: ج ۱ ص ۱۱۴ ' صحیح ابن خزیمہ: ج

ترجمہ: محمد بن عمرو بن عطاء رحمہ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی مجلس میں بیٹھے

فرماتے ہیں: ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا (کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز پڑ

تو حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "میں تم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نما

طریقے کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کے طریقے کو بیا

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب تکبیر تحریمہ کہی تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر ا

رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے اپنے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑا پھر اپنی پیٹھ کو جھکایا جب سر کو رکو

معیارِ مقبول حدیث میں اہلحدیث علماء کا اختلاف:

عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ : " وَأَعْرَابِيٌّ لَمْ يُصَلِّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةً قَبْلَهَا قَطُّ ، هُوَ أَعْلَمُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَصْحَابِهِ ، حَفِظَ وَلَمْ يَحْفَظُوا ، يَعْنِي : رَفْعَ الْيَدَيْنِ " ، وَفِي رِوَايَةٍ : أَنَّهُ ذَكَرَ حَدِيثَ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، فَقَالَ : أَعْرَابِيٌّ مَا أَدْرِي صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةً قَبْلَهَا ، هُوَ أَعْلَمُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ. وَفِي رِوَايَةٍ : ذُكِرَ عِنْدَهُ حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ : أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " رَفَعَ يَدَيْهِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ السُّجُودِ " ، فَقَالَ : هُوَ أَعْرَابِيٌّ لاَ يَعْرِفُ شَرَائِعَ الإِسْلاَمِ ، لَمْ يُصَلِّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَلاَةً وَاحِدَةً. وَقَدْ حَدَّثَنِي مَنْ لاَ أُحْصِي ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي بَدْءِ الصَّلاَةِ فَقَطْ ، وَحَكَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَعَبْدُ اللَّهِ عَالِمٌ بِشَرَائِعِ الإِسْلاَمِ وَحُدُودِهِ ، مُتَفَقِّدٌ لِأَحْوَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مُلاَزِمٌ لَهُ فِي إِقَامَتِهِ وَفِي أَسْفَارِهِ ، وَقَدْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالاَ يُحْصَى.[مسند أبي حنيفة رواية الحصكفي » كِتَابُ الصَّلَاةِ]

ترجمہ : ابوحنیفہؒ حمادؒ سے، وہ ابراہیم نخعیؒ سے، حضرت وائل بن حجرؓ کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ دیہات میں رہنے والے صحابی تھے، نبی ﷺ کے ساتھ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھنے کا کبھی اتفاق نہیں ہوا، کیا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ان جیسے دوسرے صحابہ سے بڑے عالم ہوسکتے ہیں کہ انہوں (حضرت وائل بن حجرؓ) نے رفع یدین کا مسئلہ یاد کرلیا ہو اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ یاد نہ کرسکے ہوں؟
ایک اور روایت میں یہ بھی ہے کہ جب ابراہیم نخعیؒ کے سامنے حدیث_وائل بن حجر کا ذکر کیا گیا کہ انہوں نے نبی ﷺ کو رکوع و سجود کے وقت رفع یدین کرتے دیکھا ہے تو فرمایا کہ وہ (حضرت وائل بن حجرؓ) دیہات کے رہنے والے تھے، اسلام کے بارے میں مکمل معرفت نہیں رکھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف ایک نماز پڑھ سکے تھے اور مجھے اتنے راویوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی یہ حدیث پہنچائی ہے کہ میں انھیں شمار نہیں کرسکتا کہ حضرت ابن مسعودؓ صرف ابتداۓ نماز میں رفع یدین کیا کرتے تھے اور نبی ﷺ کی طرف منسوب کرکے نقل کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اسلام کے شرائع و حدود سے واقف تھے، نبیﷺ کے احوال کی جستجو میں رہا کرتے تھے، ان کے ساتھ سفر و حضر میں چمٹے رہا کرتے تھے، اور نبی ﷺ کے ساتھ بیشمار نماز پڑھنے کا شرف رکھتے تھے۔

[مسند امام اعظم : باب رفع یدین کا بیان-حدیث # ٩٦ ، ابن ابی شیبہ: ١/٢٣٦ ، موطا امام محمّد ، طحاوی:١٣١٨-١٣١٩ ، دارقطنی، ابو یعلی]

[فتح القدير - كتاب الصلاة - باب صفة الصلاة- الجزء رقم1 ص: 312]

قَالَ : اجْتَمَعَ أَبُو حَنِيفَةَ وَالْأَوْزَاعِيُّ فِي دَارِ الْحَنَّاطِينَ بِمَكَّةَ ، فَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ لِأَبِي حَنِيفَةَ : مَا بَالُكُمْ لَا تَرْفَعُونَ أَيْدِيَكُمْ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ ؟ فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ : لِأَجْلِ أَنَّهُ لَمْ يَصِحَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْءٌ ، قَالَ : كَيْفَ لَا يَصِحُّ ، وَقَدْ حَدَّثَنِيالزُّهْرِيُّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، وَعِنْدَ

الرُّكُوعِ ، وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ ".[مسند أبي حنيفة رواية الحصكفي » كِتَابُ الصَّلَاةِ ... رقم الحديث: 94]

(حضرت سفیان بن عینیہؒ) کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ کے "دار الحناطین" میں امام ابو حنیفہؒ اور امام اوزاعیؒ اکٹھے ہوگئے، امام اوزاعیؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے کہا کہ آپ لوگ نماز میں رکوع کرتے ہوئے، اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کیوں نہیں کرتے؟ امام صاحب نے فرمایا : اس لئے کہ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی صحیح حدیث موجود نہیں، امام اوزاعیؒ نے فرمایا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے جبکہ مجھے خود امام زہری نے سالم کے واسطے سے، وہ اپنے ابو (حضرت ابن عمرؓ) کی یہ روایت نقل کی ہے کہ ((رسول اللہ ﷺ نماز کے شروع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے)).

فَقَالَ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ : " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ، وَلَا يَعُودُ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ " ، فَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ : أُحَدِّثُكَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَتَقُولُ : حَدَّثَنِي حَمَّادٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ! فَقَالَ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ : كَانَ حَمَّادٌ أَفْقَهَ مِنَ الزُّهْرِيِّ ، وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ أَفْقَهُ مِنْ سَالِمٍ ، وَعَلْقَمَةُ لَيْسَ بِدُونِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْفِقْهِ ، وَإِنْ كَانَتْ لِابْنِ عُمَرَ صُحْبَةٌ ، أَوْ لَهُ فَضْلُ صُحْبَةٍ ، فَالْأَسْوَدُ لَهُ فَضْلٌ كَثِيرٌ ، وَعَبْدُ اللَّهِ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ ، فَسَكَتَ الْأَوْزَاعِيُّ .[مسند أبي حنيفة رواية الحصكفي » كِتَابُ الصَّلَاةِ ... رقم الحديث: 95]

امام صاحب نے فرمایا : اس کے برعکس ہمارے پاس یہ حدیث اس سند سے موجود ہے ہم سے حدیث بیان کی حماد بن ابراہیمؒ نے، انہوں نے علقمہؒ اور اسودؒ سے، انہوں نے حضرت (عبداللہ) ابن مسعودؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نہیں رفع یدین کرتے تھے مگر ابتدائے نماز میں، امام اوزاعیؒ یہ سن کر فرمانے لگے کہ میں آپ کو عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ کی (سند سے) حدیث بیان کررہا ہوں اور آپ حَدَّثَنِي حَمَّادٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ کی (سند سے) حدیث کہتے ہو، تو امام صاحب نے فرمایا : کہ حماد (آپکی سند کے راوی) زہری سے زیادہ فقیہ (سمجھ والے) تھے، علقمہ (دینی) فقہ کے معاملہ میں حضرت ابن عمر (رض) سے کم نہ تھے، اگرچہ ابن_عمر کو صحبت_نبوی حاصل ہے، لیکن اسود کو بہت

دوسرے فضائل حاصل ہیں، اور حضرت عبداللہ (بن مسعود رض) تو عبداللہ ہیں. یہ سن کر امام اوزاعیؒ خاموش ہوگئے.

[مسند أبی حنيفة رواية الحصكفی » كِتَابُ الصَّلَاةِ، رقم الحديث: 94-95(360)]

[مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح » كتاب الصلاة » باب صفة الصلاة، ص: 657]

[فتح القدير » كتاب الصلاة، مسألة: الجزء الأول، الحاشية رقم: 1 ص: 310]

[البحر الرائق شرح كنز الدقائق » كتاب الصلاة » باب صفة الصلاة » فصل ما يفعله من أراد الدخول فی الصلاة » مسألة: الجزء الأول، ص: 341]

[أدب الاختلاف في الإسلام » تاريـخ الاختـلاف وتطـوره، الخلاف فی عهد التابعين وآدابه:]

[المبسوط » كتاب الصلاة » كيفية الدخول فی الصلاة، مسألة: الجزء الأول، ص: 15]

مسند ابی حنیفۃ للحصکفی: حدیث 18 کتاب الصلاۃ | مسند الإمام الأعظم أبي حنيفة برواية الحارثی: 484/1 و 485 و 486 حدیث 778 | المبسوط للسرخسی: 14/1 کیفیۃ الدخول فی الصلاۃ | العنایۃ شرح الهدایۃ للبابرتی: 310/1 و 311 باب صفۃ الصلاۃ | البنایۃ شرح الهدایۃ للعینی: 261/2 و 262 قول

سبحان ربی الاعلی فی السجود | فتح القدیر لابن الهمام: 311/1 باب صفة الصلاة | مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: 656/2 كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة | شرح مسند ابی حنیفة للقاری الهروی: ص 35 تا 38 اجتماع ابی حنیفة والاوزاعی | شرح سِفْر السعادة للمحدث عبد الحق الدهلوی: ص 66 | عقود الجواهر المنیفة فی ادلّة مذهب الامام ابی حنیفة: 61/1 بیان الخبر الدال علی ان رفع الیَدَیْن فی تکبیرة الافتتاح فقط | مناقب الامام الاعظم ابی حنیفة للموفق المکی: 130/1 و 131 مناظرة الامام مع الأوزاعی فی مسألة رفع الیَدَیْن سوی تکبیرة الافتتاح | تخریج احادیث احیاء علوم الدین: 353/1 و 354 في بعض الروايات أنه صلى الله عليه وسلم كان إذا كبر أرسل يديه وإذا أراد أن يقرأ وضع اليمنى على اليسرى | تنسیق النظام فی شرح مسند الامام للعلامة المحدث السنبلی: ص 155 حدیث 97 مسألة رفع الیدین | منحة الخالق لابن عابدین علی هامش البحر الرائق: 341/1 | إعلاء السنن للتهانوی: 74/3 و 75 تحت حدیث 826 باب ترک رفع الیدین فی غیر الافتتاح | إعلاء السنن للتهانوی: 299/19 و 300 | قواعد فی علوم الحدیث للتهانوی العثمانی: 299 و 300 | تنسیق النظام فی مسند الامام: ص 156 کتاب الصلاة، مسألة رفع الیدین

نماز میں رفع یدین نہ کرنے کی دلیل_مسند ابی حنیفہ پر ہودے اعتراضات کے کامل جوابات

دلیل نمبر 3: اَلْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُوحَنِيفَةَ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْ
عَازِبٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْ
يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ لَا يَعُوْدُ بِرَفْعِهِمَا حَتّٰى يُسَلِّمَ مِنْ صَلَاتِهِ۔

(مسند ابی حنیفہ بروایہ ابی نعیم رحمہ اللہ ص ۳۴۴، سنن ابی داؤد: ج ا ص

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے
یدین کرتے، (اس کے بعد پوری نماز میں) سلام پھیرنے تک دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔"

اعتراض نمبر 1: زئی صاحب نے لکھا: "امام ابو نعیم سے لے کر امام ابو حنیفہ تک
روایت کے سارے راوی...... سب مجہول ہیں" (معروب حق: 21 ص 33)

جواب: حضرت الاستاذ متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ نے فرمایا: جس کت
نسبت اپنے مصنف کی طرف مشہور ہو [کہ یہ کتاب فلاں مصنف کی ہے] تو مصنف سے
ہم تک اس کی سند دیکھنے کی حاجت نہیں رہتی۔ یہ شہرت اس سند کے دیکھنے سے بے نیاز
ہے۔ محدثین نے مختلف ادوار میں امام صاحب کی مروی احادیث جمع کر کے "مسند" لکھ
ان مسانید میں امام صاحب کی مرویات موجود ہیں۔ امام خوارزمی رحمہ اللہ نے پندرہ مس
روایات "جامع المسانید" میں جمع کر دی ہیں۔ مسند ابی نعیم بھی ان مسانید میں سے ایک
سے "جامع المسانید" میں روایات لی گئی ہیں۔ ان مسانید کی امام صاحب سے نسبت مشہ
لہٰذا مذکورہ قاعدہ کی رو سے جامعین مسانید اور امام صاحب کے درمیان سند کی ضرورت ن
چہ جائیکہ ان کی توثیق وغیرہ بیان کی جائے۔

تنبیہ: راقم نے کتب کی طرف مراجعت کی تو درج ذیل محدثین کے ہاں یہ قاعدہ پایا
امام سخاوی (فتح المغیث ج 1 ص 44)، امام ابن حجر (النکت ص 56)، علامہ
(توجیہ النظر ص 378)، امام سیوطی (تدریب الراوی ج 1 ص 147)، امام کرمانی (شرح
ج 1 ص 7) وللہ الحمد

علامہ ابن تیمیہؒ، فتاوی ابن تیمیہ جلد 22ص 253 پر لکھتے ہیں:

ترجمہ: اور مومنین پر (لازم ہے) کہ اپنے امام کی اتباع کرے، کہ نبی ﷺ نے فرمایا : " امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا (پیروی) کی جائے "{صحیح بخاری:جلد اول:حدیث نمبر 655} اور برابر ہے اگر کسی رفع یدین کیا یا نہ کیا تو اس کی نماز میں کوئی نقص نہیں ، امام ابو حنیفہ ، امام شافعی امام احمد اور امام مالک کسی کے یہاں بھی نہیں ۔اسی طرح امام اور مقتدی مین سے کسی ایک نے کیا تب بھی کوئی نقص نہیں.

مجموع فتاوى

شيخ الإسلام أحمد بن تيمية

« قدّس الله روحه »

جمع وترتيب

عبد الرحمن بن محمد بن قاسم « رحمه الله »

وساعده ابنه محمد « وفقه الله »

ـ المجلّد الثاني والعشرون ـ

طبع بأمر

خادم الحرمين الشريفين الملك فهد بن عبد العزيز آل سعود

أجزل الله مثوبته

وهما قد خالفاه في مسائل لا تـكـ
ما وجب عليهما اتباعه ، وهما مع
مذبذبان ؛ بل أبو حنيفة وغيره
في خلافه فيقول بها ، ولا يقال
بطلب العلم والإيمان . فإذا تبين
وليس هذا مذبذبا ؛ بل هذا مـ
(وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا)

فالواجب على كل مؤمن مـ
يقصد الحق ويتبعه حيث وجده
أجران ، ومن اجتهد منهم فأخطـ
له . وعلى المؤمنين أن يتبعوا إمـ
الله عليه وسلم قال : « إنما جعل
أو لم يرفع يديه لا يقدح ذلك فـ
حنيفة ولا الشافعي ولا مالك ولا
أو المأموم دون الإمام لم يقـ
رفع الرجل في بعض الأوقات دون
أن يتخذ قول بعض العلماء شعارا يو
السنة ؛ بل كل ما جاءت به السنة

الشیخ عبدالعزیز ابن باز رحمۃ اللہ علیہ سابق مفتی اعظم سعودی عرب فرماتے ہیں:

السنة رفع اليدين عند الإحرام وعند الركوع وعند الرفع منه وعند القيام إلى الثالثة بعد التشهد الأول لثبوت ذلك عن النبي صلى الله عليه وسلم , وليس ذلك واجبا بل سنة فعله المصطفى صلى الله عليه وسلم وفعله خلفاؤه الراشدون وهو المنقول عن أصحابه صلى الله عليه وسلم , فالسنة للمؤمن أن يفعل ذلك في جميع الصلوات وهكذا المؤمنة. . . . . كله مستحب وسنة وليس بواجب , ولو صلى ولم يرفع صحت صلاته اه

"تکبیر تحریمہ کہتے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھنے کے بعد، اور پہلے تشھد کے بعد تیسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا سنت ہے کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم سے اس کا کرنا ثابت ہے۔ لیکن یہ واجب نہیں سنت ہے۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم، خلفائے راشدین اور صحابہ کا اس پر عمل رہا ہے، پس ہر مومن مرد و عورت کو اپنی تمام نمازوں میں اسے اپنانا چاہیے،۔ . . .. . . لیکن یہ سب مستحب اور سنت ہے، واجب نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص رفع الیدین کے بغیر نماز پڑھے تو اس کی نماز درست ہے۔(مجموع فتاوٰی بن باز جلد 11 ص 156)

نائب مفتی اعظم سعودی عرب الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

وهذا الرفع سنة، إذا فعله الإنسان كان أكمل لصلاته، وإن لم يفعله لا تبطل صلاته، لكن يفوته أجر هذه السنة

"رفع الیدین کرنا سنت ہے، اسے کرنے والا انسان اپنی نماز مکمل ترین صورت میں ادا کرتا ہے۔ اگر کوئی اسے چھوڑ دے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی لیکن وہ اس سنت کے اجر سے محروم رہ جاتا ہے"۔

(مجموع فتاویٰ و رسائل العثمین جلد 13 ص 169)

ترکِ رفع پر غیر مقلدین کے گھر کی گواہیاں :۔

غیرمقلدین جو ہر وقت یہ شور مچاتے ہیں کہ جو رفع یدین نہ کرے اسکی نماز نہیں ہوی آیے دیکھتے ہیں کہ انکے بڑے اس بارے میں کیا کہتے ہیں ۔

مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی اپنے فتاویٰ نذیریہ جلد1 صفحہ 141 میں فرماتے ہیں:

کہ رفع یدین میں جھگڑاکرنا تعصب اور جہالت کی بات ہے ، کیونکہ آنحضور اکرم ﷺ سے دونوں ثابت ہیں ، دلایل دونوں طرف ہیں۔**(فتاویٰ نذیریہ جلد1 صفحہ 441)**

مولانا ثناء اللہ امرتسری کہتے ہیں:
ہمارا مذہب ہے کہ رفع یدین کرنا مستحب امر ہے جس کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے سے نماز میں کوئی خلل نہیں ہوتا۔
(فتاوی ثنائیہ جلد 1 صفحہ 579)
اسی کتاب میں کہتے ہیں کہ ترک رفع ترک ثواب ہے ترک فعل سنت نہیں۔(فتاوی ثنائیہ جلد 1 صفحہ 608)

نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی جماعتِ غیر مقلدین کے بڑے اونچے عالم اور مجدد وقت تھے ، ان کی کتاب روضۃ الندیۃ غیر مقلدین کے یہاں بڑی معتبر کتاب ہے، نواب صاحب اس کتاب میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب سے نقل کرتے ہوے فرماتے ہیں:

-"رفع یدین و عدم رفع یدین نماز کے ان افعال میں سے ہے جن کو آنحضور صلیٰ اللہ علیہ وسلم نے کبھی کیا ہے اور کبھی نہیں کیا ہے ، اور سب سنت ہے ، دونوں بات کی دلیل ہے ، حق میرے نزدیک یہ ہے کہ دونوں سنت ہیں--(روضۃ الندیۃ: صفحہ 148)"-

اور اسی کتاب میں حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کا یہ قول بھی نقل کرتے ہیں: ولا یلام تارکہ و ان ترکہ مد عمرہ (صفحہ 150)- یعنی رفع یدین کے چھوڑنے والے کو ملامت نہیں کی جاے گی اگرچہ پوری زندگی وہ رفع یدین نہ کرے-

غیر مقلدین کے بڑے اکابر بزرگوں کی ان باتوں سے پتا چلا کہ ان لوگوں کے نزدیک رفع یدین کرنا وار نہ کرنا دونوں آنحضور اکرم صلیٰ اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور دونوں سنت ہیں، اب سچے اہلحدیث ہونے کا تقاضا یہ تھا کہ یہ حضرات دونوں سنتوں پر عامل ہوتے مگر ان کا عمل یہ ہے کہ ایک سنت پر تو اصرار ہے اور دوسری سنت سے انکار ہے، بلکہ دوسری سنت پر جو عمل کرتا ہے اسکو برا بھلا کہا جاتا ہے ، سنت پر عمل کرنے والوں کو برا بھلا کہنا کتنی بڑی گمراہی ہے ، آپ نے کبھی نہیں سنا ہو گا کسی حنفی نے رفع یدین کرنے والوں کو اس کے رفع یدین کرنے پر برا بھلا کہا ہو-

دعاء قنوت میں رفع یدین کرنا :

دعاء قنوت میں رفع یدین کرنا صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے چنانچہ اسود سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دعائے قنوت میں سینہ تک اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے اور ابو عثمان نہدی سے روایت ہے

کہ عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز مینہمارے ساتھ دعاء قنوت پڑھتے اور اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے یہاں تک کہ آپ کے دونوں بازو ظاہر ہو جاتے اور خلاص سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عباس کو دیکھا کہ نماز فجر کی دعاء قنوت میں اپنے بازو آسمان کی طرف لمبے کرتے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ماہِ رمجان میندعاء قنوت کے وقت اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے اور ابو قلابہ اور مکحول بھی رمضان شریف کے قنوت میناپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اورابراہیم سے قنوت وتر سے مروی ہے کہ وہ قرأۃ سے فارغ ہوکر تکبیر کہتے اور ہاتھ اٹھاتے پھر دعائے قنوت پڑھتے پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرتے اور روایت ہے وکیع سے وہ روایت کرتا ہے محل سے وہ ابراہیم سے کہ ابراہیم نے محل کو کہا کہ قنوت وتر مینیوں کہا کرو اور وکیع نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے قریب تک اٹھا کربتلایا اور کہا کہ پھر چھوڑ دیوے ہاتھاپنے عمر بن عبدالعزیز نے نماز صبح میندعاء قنوت کے لیے اپنے دونونہاتھ اتھائے اور سفیان سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو دوست رکھتے تھے کہ وتر کی تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھ کر پھر تکبیر کہے اوردونوں ہاتھ اٹھاوے پھر دعائے قنوت پڑھے امام احمد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ قنوت میناپنے دونوں ہاتھ اٹھاوے کہا ہاں مجھے یہ پسند آتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ میں نے امام احمدؒ کو اپنے دونونہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا اسی طرح شیخ احمد بن علی المقریزیؒ کی کتاب مختصر قیام اللیل مینہے اور حضرت ابو مسعودؓ اور ابوہریرہؓ اور انسؓ سے بھی ان قاریوں کے بارے میں جو معونہ کے کنوئیں میں مارے گئے قنوتِ وتر میں دونوں ہاتھوں کا اٹھانا مروی ہے۔ انسؓ نے کہا کہ تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان لوگوں پر جنہوں نے قاریوں کو قتل کیا تھا ہاتھ اٹھا کر بد دعاء کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ایسے ہی بیہقیؒ کی کتاب مسمیٰ معرفت میں ہے۔

حررہ عبدالجبار العزنوی عفی عنہ (فتاویٰ غزنویہ ص ۵۱)

[فتاویٰ علمائے حدیث : جلد 04 ص 283]

تَتَکَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے ایک نماز کو دوسری نماز سے نہ ملائیں یہاں تک کہ کلام کرے یا وہاں سے نکل جاوے اور بخاری میں ہے کَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ یُصَلِّیْ فِیْ مَکَانِہِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْہِ الْفَرِیْضَۃَ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جہاں فرض پڑھتے تھے اسی جگہ نفل بھی پڑھ لیتے تھے اور ابوداؤد میں مرفوعاً ہے۔ لا یصلی الامام فی موضع الذی صلی فیہ حتی یتحول الخ بخاری میں کہا ہے اسناد منقطع ممکن ہے مالا بدی لوگ اس پر عمل کرتے ہوں فاصلہ زمانی اور مکانی دونوں کا احتمال ہے۔ اور یہ ضروری نہیں ہے۔

(مولانا) عبد السلام بستوی دہلوی اخبار اہل حدیث دہلی جلد ۵ ش ۲

سوال: قنوت میں رفع یدین کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب: دعاء قنوت میں رفع یدین کرنا صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے چنانچہ اسود سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود دعائے قنوت میں سینہ تک اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اور ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ عمر نے صبح کی نماز میں ہمارے ساتھ دعاء قنوت پڑھتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ آپ کے دونوں بازو ظاہر ہو جاتے اور خلاس سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عباس کو دیکھا کہ نماز فجر کی دعاء قنوت میں اپنے بازو آسمان کی طرف لمبے کرتے اور ابوہریرہؓ ماہ رمضان میں دعاء قنوت کیوقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور ابو قلابہ اور مکحول بھی رمضان شریف کے قنوت میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور ابراہیم سے قنوت وتر سے مروی ہے کہ وہ قراۃ سے فارغ ہو کر تکبیر کہتے اور ہاتھ اٹھاتے پھر دعائے قنوت پڑھتے پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرتے اور روایت ہے وکیع سے وہ روایت کرتا ہے محل سے وہ ابراہیم سے کہ ابراہیم نے محل کو کہا کہ قنوت وتر میں یوں کہا کرو اور وکیع نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے قریب تک اٹھا کر بتلایا اور کہا کہ پھر چھوڑ دیوے ہاتھ اپنے اور عمر بن عبد العزیز نے نماز صبح میں دعاء قنوت کے لئے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور سفیان سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو دوست رکھتے تھے کہ وتر کی تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھ کر پھر تکبیر کہے اور دونوں ہاتھ اٹھاوے پھر دعائے قنوت پڑھے امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ قنوت میں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاوے کہا ہاں مجھے یہ پسند آتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا اسی طرح شیخ احمد بن علی المقریزی کی کتاب مختصر قیام اللیل میں ہے اور ابن مسعود اور ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی ان قاریوں کے بارے میں جو معونہ کے کنوئیں میں مارے گئے قنوت وتر میں دونوں ہاتھوں کا اٹھانا مروی ہے۔ انسؓ نے کہا کہ تحقیق میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لوگوں پر جنہوں نے قاریوں کو قتل کیا تھا ہاتھ اٹھا کر بددعا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ایسے ہی بیہقی کی کتاب مسمیٰ معرفت میں ہے۔ حررہ عبد الجبار الغزنوی عفی عنہ فتاوےٰ غزنویہ ص ۱۵

سوال: وتروں میں دعاء قنوت پڑھتے وقت مقتدیوں کو آمین کہنا سنت ہے یا نہیں؟

جواب: حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخیر رکعت میں جس وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو آپ بنی سلیم میں سے چند قبیلوں رعل اور ذکوان اور عصیہ پر بددعا کرتے تھے اور آپ کے پیچھے مقتدی آمین کہتے تھے اور حضرت عمرؓ دعا قنوت پڑھتے تھے اور پیچھے مقتدی آمین کہتے تھے اور امام مالکؒ سے مروی ہے کہ رمضان شریف کے نصف سے امام دعاء قنوت پڑھے اور پیچھے مقتدی آمین کہیں اور ابوداؤد نے کہا میں نے خود سنا ہے کہ امام احمدؒ دعا قنوت سے پوچھے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے پسند یہ بات ہے کہ امام دعائے قنوت پڑھے اور پیچھے مقتدی آمین کہیں۔ حررہ عبد الجبار بن عبد اللہ الغزنوی عفی اللہ عنہما (فتاوےٰ غزنویہ ص ۱۰۵)

سوال: پنج وقتی نماز کے بعد تسبیح اور مناجات پڑھنے کے بارہ میں کیا ارشاد ہوتا ہے؟

جواب: نماز صبح کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ سو مرتبہ پڑھنا چاہیے اور نماز ظہر کے بعد اگر فرصت ہو تو حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پانچسو مرتبہ پڑھنا چاہیے اور اگر فرصت نہ ہو تو ۵۰ مرتبہ پڑھنا چاہیے اور نماز عصر کے بعد تسبیح فاطمہ کہ جو مشہور ہے پڑھنا چاہیے اور نماز مغرب کے بعد کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ پانچسو مرتبہ پڑھنا چاہیے اور نماز عشاء کے بعد درود شریف چاہے کوئی درود شریف ہو۔ سو مرتبہ مدینہ منورہ کی طرف رُخ کر کے پڑھنا چاہیے۔ (فتاوےٰ عزیزی جلد ۱ ص ۱۹)

سوال: برقعہ جو عورتیں پہنتی ہیں اس میں چہرہ کھلا رہنا جائز ہے۔ کیوں کہ نماز میں عورتوں کا منہ کھلا رہتا ہے اس وجہ سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز میں جو حکم ہے وہی حکم نماز سے باہر ہے۔ اس کی دلیل میں حدیث و [illegible] پیش کی جائے؟

جواب: اجنبی مردوں کے سامنے نماز پڑھ رہی ہوں تو چہرہ چھپا کر پڑھیں اور اگر تنہا پڑھیں یا اپنے محرم کے سامنے پڑھیں تو چہرہ کا چھپانا ضروری نہیں۔ تفسیر ابن جریر اور اسلامی پردہ ص ۴۳ میں اس کی تفصیل موجود

نماز میں رفع یدین نہ کر

سرپرست

ناظم اعلیٰ

مرتب مولانا محمد الیاس گھمن

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

اتحاد اہل

دلیل نمبر 1

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

قَدْاَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ o الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَo

(سورۃ مومنون: 1، 2)

ترجمہ پکی بات ہے کہ وہ ایمان لانے والے کامیاب ہوگئے جو نماز میں خشوع اختیار کرنے والے ہیں۔

تفسیر قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما مُخْبِتُوْنَ مُتَوَاضِعُوْنَ لَایَلْتَفِتُوْنَ یَمِیْناً وَّلَا شِمَالاً وَّ لَا یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَهُمْ فِی الصَّلٰوةِ......الخ

(تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما ص 212)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”خشوع کرنے والے سے مراد وہ لوگ ہیں جو نماز میں تواضع اور عاجزی اختیار کرتے ہیں اور وہ دائیں بائیں توجہ نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی نماز میں رفع یدین کرتے ہیں۔“

دلیل نمبر 2

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَحْمَدُبْنُ شُعَیْبِ النَّسَائِیُّ اَخْبَرَ نَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ اَلَااُخْبِرُکُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ؛ فَقَامَ فَرَفَعَ یَدَیْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ یُعِدْ.

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے، (اس کے بعد پوری نماز میں) سلام پھیرنے تک دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔“

دلیل نمبر 4

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْبَکْرٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ الْحُمَیْدِیُّ ثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ (رضی اللہ عنہ) رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ وَاِذَااَرَادَاَنْ یَّرْکَعَ وَبَعْدَ مَا یَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَلَا یَرْفَعُ وَلَا بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ.

(مسند حمیدی ج2 ص277، مسند ابی عوانہ ج1 ص334)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے۔ رکوع کی طرف جاتے ہوئے، رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے اور سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔“

دلیل نمبر 5

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ ابْنُ حِبَانِ اَخْبَرَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدِ الْعُسْکَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَیَّبَ بْنَ رَافِعٍ عَنْ تَمِیْمِ بْنِ طُرْفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاَبْصَرَ قَوْمًا قَدْرَفَعُوْا

صَلٰوةَ ال
السَّاعِدِیُّ
رَسُوْلِ اللّٰهِ
حَذْوَ مَنْکِ
رُکْبَتَیْهِ ثُمَّ هَ
حَتّٰی یَعُوْدَ
یَدَیْهِ غَیْرَمُفْتَ

ترجمہ محمد بن
کی مجلس میں بی
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
نماز پڑھتے تھ
نے فرمایا: ”میں
کے طریقے کو
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
میں نے رسول
تو اپنے ہاتھوں
رکوع کیا تو ا
سے پکڑا پھر ا
اٹھایا تو سید
جگہ پر لوٹ آ
اپنے حال پر رک

دلیل

قَالَ
اَبُوْجَعْفَرِ
حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِ
قَالَ ثَنَا الْفَ

▪

رفع الیدین نہ کرنے کے دلائل

(تکبیرِ اُولیٰ کے علاوہ نماز میں رفع یدین نہ کرنے کا بیان)

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه قَالَ : صَلَّي مَعَ عَلِيٍّ رضي الله عنه بِالْبَصْرَةِ، فَقَالَ : ذَكَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلَاةً، كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ رَسُوْلِ االله صلي الله عليه وآله وسلم، فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب : صفة الصلاة، باب : إتمام التكبير في الركوع، 1 / 271، الرقم : 751، والبيهقي في السنن الكبري، 2 / 78، الرقم : 2326، والبزار في المسند، 9 / 26، الرقم : 3532.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرہ میں نماز پڑھی تو انہوں نے ہمیں وہ نماز یاد کروا دی جو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) جب بھی اٹھتے اور جھکتے تو تکبیر کہا کرتے تھے۔''

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ، فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ: إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ االله صلي الله عليه وآله وسلم. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: إتمام التكبير في الركوع، 1 / 272، الرقم: 752، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: اثبات التكبير في كل خفض ورفع في الصلاة، 1 / 293، الرقم: 392، والنسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: التكبير للنهوض، 2 / 235،

الرقم : 1155، وأحمد بن حنبل في المسند، 2 / 236، الرقم : 7219، ومالک في الموطأ، 1 / 76، الرقم : 166، والطحاوي في شرح معاني الآثار، 1 / 221.

’’حضرت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے، وہ جب بھی جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا : تم میں سے میری نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔‘‘

عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اﷲِ رضي اﷲ عنه قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي اﷲ عنه، أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، فَکَانَ إِذَا سَجَدَ کَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ کَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّکْعَتَيْنِ کَبَّرَ، فَلَمَّا قَضَي الصَّلَاةَ، أَخَذَ بِيَدِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ : قَدْ ذَکَّرَنِي هٰذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صلي اﷲ عليه وآله وسلم، أَوْ قَالَ : لَقَدْ صَلَّي بِنَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صلي اﷲ عليه وآله وسلم. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب : صفة الصلاة، باب : إتمام التكبير في السجود، 1 / 272، الرقم : 753، ومسلم في الصحيح، كتاب : الصلاة، باب : إثبات التكبير في كل خفض ورفع في الصلاة، 1 / 295، الرقم : 393، وأحمد بن حنبل في المسند، 4 / 444.

’’حضرت مطرف بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی جب انہوں نے سجدہ کیا تو تکبیر کہی جب سر اٹھایا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اٹھے تو تکبیر کہی۔ جب نماز مکمل ہو گئی تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : انہوں نے مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز یاد کرا دی ہے (یا فرمایا :) انہوں نے مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھائی ہے۔‘‘

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ : كَانَ رَسُوْلُ االله صلي الله عليه وآله وسلم إِذَا قَامَ إِلَي الصَّلَاةِ، يُكَبِّرُ حِينَ يَقُوْمُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُوْلُ : (سَمِعَ االله لِمَنْ حَمِدَهُ). حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ. ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ : (رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ). قَالَ عَبْدُ االله : (وَلَکَ الْحَمْدُ). ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِکَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّي يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب : صفة الصلاة، باب : التكبير إذا قام من السجود، 1 / 272، الرقم : 756، ومسلم في الصحيح، كتاب : الصلاة، باب : إثبات التكبير في كل خفض ورفع في الصلاة، 1 / 293، الرقم : 392.

''حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے پھر (سَمِعَ اﷲُ لِمَنْ حَمِدَهُ) کہتے جب کہ رکوع سے اپنی پشت مبارک کو سیدھا کرتے پھر سیدھے کھڑے ہوکر (رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ) کہتے۔ پھر جھکتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر ساری نماز میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ پوری ہوجاتی اور جب دو رکعتوں کے آخر میں بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔''

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا، فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ، فَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُوْمُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُوْلُ : (سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)، ثُمَّ يَقُوْلُ : (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)، قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ، ثُمَّ يَقُوْلُ : (اللهُ أَكْبَرُ)، حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُوْمُ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الِاثْنَتَيْنِ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ حِينَ يَنْصَرِفُ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم، إِنْ كَانَتْ هَذِهِ لَصَلَاتَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب : صفة الصلاة، باب : يهوي بالتكبير حين يسجد، 1 / 276، الرقم : 770، وأبوداود في السنن، كتاب : الصلاة، باب : تمام التكبير، 1 / 221، الرقم : 836.

''ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہر نماز میں تکبیر کہتے خواہ وہ فرض ہوتی یا دوسری، ماہِ رمضان میں ہوتی یا اس کے علاوہ جب کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے۔ پھر (سَمِعَ اﷲُ لِمَنْ حَمِدَهُ) کہتے۔ پھر سجدہ کرنے سے پہلے (رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ) کہتے۔ پھر جب سجدے کے لئے جھکتے تو (اَﷲُ اَکْبَرُ) کہتے۔ پھر جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر جب (دوسرا) سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے، پھر جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر جب دوسری رکعت کے قعدہ سے اُٹھتے تو تکبیر کہتے، اور ہر رکعت میں ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔ پھر فارغ ہونے پر فرماتے : قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! تم

سب میں سے میری نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تادمِ وِصال اسی طریقہ پر نماز ادا کی۔‘‘

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ مَالِکَ ابْنَ الْحُوَيْرِثِ رضي الله عنه قَالَ لِأَصْحَابِهِ: أَلَا أُنَبِّئُکُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اﷲِ صلي الله عليه وآله وسلم؟ قَالَ: وَذَاکَ فِي غَيْرِ حِيْنِ صَلَاةٍ، فَقَامَ، ثُمَّ رَکَعَ فَکَبَّرَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَامَ هُنَيَّةً، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ هُنَيَّةً، فَصَلَّي صَلَاةَ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ شَيْخِنَا هٰذَا. قَالَ أَيُّوْبُ: کَانَ يَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ أَرَهُمْ يَفْعَلُوْنَهُ، کَانَ يَقْعُدُ فِي الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ. قَالَ: فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَي أَهْلِيْکُمْ، صَلُّوْا صَلَاةَ کَذَا فِي حِيْنِ کَذَا، صَلُّوْا صَلَاةَ کَذَا فِي حِيْنِ کَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُکُمْ، وَلْيَؤُمَّکُمْ أَکْبَرُکُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب : صفة الصلاة، باب : المكث بين السجدتين إتمام التكبير في الركوع، 1 / 282، الرقم : 785.

''حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا : کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں؟ اور یہ نماز کے معینہ اوقات کے علاوہ کی بات ہے۔ سو انہوں نے قیام کیا، پھر رکوع کیا تو تکبیر کہی پھر سر اٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ پھر سجدہ کیا، پھر تھوڑی دیر سر اٹھائے رکھا پھر سجدہ کیا۔ پھر تھوڑی دیر سر اٹھائے رکھا۔ انہوں نے ہمارے ان بزرگ حضرت عمرو بن سلمہ کی طرح نماز پڑھی۔ ایوب کا بیان ہے وہ ایک کام ایسا کرتے جو میں نے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ دوسری اور چوتھی رکعت میں بیٹھا کرتے تھے۔ فرمایا : ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ٹھہرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جب تم اپنے

گھر والوں کے پاس واپس جاؤ تو فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔‘‘

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اﷲِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضي اﷲ عنه : أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اﷲِ صلي اﷲ عليه وآله وسلم ؟ قَالَ : فَصَلَّي فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ : ثُمَّ لَمْ يُعِدْ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَي : هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

أخرجه أبوداود في السنن، کتاب : التطبيق، باب : من لم يذکر الرفع عند الرکوع، 1 / 286، الرقم : 748، والترمذي في السنن، کتاب : الصلاة

عن رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم، باب : رفع اليدين عند الركوع، 1 / 297، الرقم : 257، والنسائي في السنن، كتاب : الافتتاح، باب : ترک ذلک، 2 / 131، الرقم : 1026، وفي السنن الکبري، 1 / 221، 351، الرقم : 645، 1099، وأحمد بن حنبل في المسند، 1 / 388، 441، وابن أبي شيبة في المصنف، 1 / 213، الرقم : 2441.

''حضرت علقمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا : کیا میں تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں؟ راوی کہتے ہیں : پھر اُنہوں نے نماز پڑھائی اور ایک مرتبہ کے سوا اپنے ہاتھ نہ اٹھائے۔'' امام نسائی کی بیان کردہ روایت میں ہے : ''پھر انہوں نے ہاتھ نہ اٹھائے۔''

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُوْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنهم، قَالُوْا : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِإِسْنَادِهِ بِهٰذَا، قَالَ : فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ : مَرَّةً وَاحِدَةً. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

أخرجه أبوداود في السنن، كتاب : التطبيق، باب : من لم يذكر الرفع عند الركوع، 1 / 286، الرقم : 749.

''حضرت حسن بن علی، معاویہ، خالد بن عمرو اور ابو حذیفہ رضی اللہ عنھم روایت کرتے ہیں کہ سفیان نے اپنی سند کے ساتھ ہم سے حدیث بیان کی (کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) پہلی دفعہ ہی ہاتھ اٹھائے، اور بعض نے کہا : ایک ہی مرتبہ ہاتھ اٹھائے۔''

عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ االله صلي الله عليه وآله وسلم كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَي قَرِيْبٍ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

أخرجه أبوداود في السنن، كتاب : الصلاة، باب : من لم يذكر الرفع عند الركوع، 1 / 287، الرقم : 750، وعبد الرزاق في المصنف، 2 / 70، الرقم : 2530، وابن أبي شيبة في المصنف، 1 / 213، الرقم : 2440، والدارقطني في السنن، 1 / 293، والطحاوي في شرح معاني الآثار، 1 / 253، الرقم : 1131.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے، اور پھر ایسا نہ کرتے۔‘‘

عَنِ الأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ االله بْنَ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه كَانَ يَرْفَعُ يدَيْهِ فِي أَوَّلِ التَّكْبِيْرِ، ثُمَّ لاَ يَعُوْدُ إِلَي شَيْءٍ مِنْ ذَلِکَ. وَيَأْثِرُ ذَلِکَ عَنْ رَسُوْلِ االله صلي الله عليه وآله وسلم. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد، 1 / 355.

''حضرت اسود روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد االله بن مسعود رضی الله عنہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے، پھر نماز میں کسی اور جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے اور یہ عمل حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا کرتے۔''

عَنْ عَبْدِ االله رضي الله عنه قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ االله صلي الله عليه وآله وسلم وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي االله عنهما، فَلَمْ يَرْفَعُوْا أَيْدِيَهِم إِلاَّ عِنْدَ اسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ.

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

أخرجه الدارقطني في السنن، 1 / 295، وأبويعلي في المسند، 8 / 453، الرقم : 5039، والبيهقي في السنن الکبري، 2 / 79، والهيثمي في مجمع الزوائد، 2 / 101.

’’حضرت عبد االله بن مسعود رضی الله عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر و عمر رضی االله عنہما کے

ساتھ نماز پڑھی، یہ سب حضرات صرف نماز کے شروع میں ہی اپنے ہاتھ بلند کرتے تھے۔''

عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اﷲ صلي اﷲ عليه وآله وسلم إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّي يُحَاذِيَ بِهِمَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : حَذْوَ مَنْكَبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، لَا يَرْفَعُهُمَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُوْعَوَانَةَ.

أخرجه أبو عوانة في المسند، 1 / 423، الرقم : 1572.

''حضرت عبد اﷲ بن عمر رضی اﷲ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اﷲ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھایا، اور جب

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع کرنا چاہتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے، اور بعض نے کہا دونوں سجدوں کے درمیان (ہاتھ) نہیں اٹھاتے تھے۔''

عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَرْفَعُ يدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، 1 / 294، الرقم : 1329.

''حضرت اسود بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نماز ادا کرتے دیکھا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھ اٹھاتے، پھر (بقیہ نماز میں ہاتھ) نہیں اٹھاتے تھے۔''

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَلِيًا رضي الله عنه كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

الحديث رقم 27 : أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، 1 / 213، الرقم : 2444.

’’عاصم بن کلیب اپنے والد کلیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صرف تکبیرِ تحریمہ میں ہی ہاتھوں کو اٹھاتے تھے پھر دورانِ نماز میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔‘‘

واللہ و رسولہ اعلم بالصواب۔

التماس دعاء قاری ذوالفقار احمد قادری

رفع الیدین نہ کرنے پر 43 دلیلیں

دلیل #۱:

عثمان بن شیبہ – وکی – سفیان- عاصم (ابن کلیب) – عبدر رحمان بن

اسود –ا لقا مہ نے کہا :

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا :

کیا میں تمھارے ساتھ رسولاللہ ﷺ کی طرح نماز نہ پھڑو ؟

القامہ نے کہا :

پھر اس نے (ابن مسعود) نماز پڑھی اور ایک مرتبہ سے زیادہ اپنے ہاتھ

نہیں ا ٹھاے-

(ابو داود)

دلیل #۲:

حسن بن علی معاویہ = خالد بن امر بن سید – ابو خذیفہ. انھوں نے کہا

کے سفیان نے ہم سے روایت کیا (اسی اسناد کے ساتھ جو دلیل # ۱

میں ہے). اس نے کہا :

ابن مسعود نے نماز کی شوروع میں ہاتھ اٹھاے- اور کچھ راویوں نے کہا

صرف ایک مرتبہ.

(ابو داود)

دلیل # ۳:

حناد – وکی-سفیان-عاصم بن کلیب-عبدرحمان بن ال اسود-القامہ –

جس نے کہا:

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا:

کیا میں تمہارے ساتھ رسول اللہ ﷺ ک طرح نماز نہ پڑھوں؟

پھر اس (ابن مسعود) نے نماز پڑھی اور اس نے اپنے ہاتھ،نماز کے

شوروع کے علاوہ نہیں اٹھائے- امام ترمزی نے برا بن عازب رضی اللہ کی

حدیث بھی اسی لحاظ سے بیان کی ہے.

امام ترمزی نے کہا ابن مسعود کی حدیث حسن ہے.

دلیل # ٤:

محمدؔ بن غیلان ال مروا زی-وکی-سفیان-عاصم بن کلیب-عبدر رحمان بن

ال اسود –القامہ= عبدللہ ابن مسعود رضی اللہ نے کہا:

کیا میں تمہارے ساتھ رسوللله ﷺ کی طرح نماز نہ پڑھوں؟ پھر اسنے نماز

پڑھی اور شوروع کی علاوہ دوبارہ ہاتھ نہی اٹھائے-

(نسائی)

دلیل # ٥:

وکی-سفیان-عاصم بن کلیب-عبدر رحمان بن ال اسود –القامہ= عبدللہ

ابن مسعود رضی اللہ نے کہا:

کیا میں تمہارے ساتھ رسوللله ﷺ کی طرح نماز نہ پڑھوں؟ پھر اسنے نماز

پڑھی اور شوروع کی علاوہ دوبارہ ہاتھ نہی اٹھائے-

(مسند احمد)

دلیل #٦:

سوید بن نصر – عبداللہ بن ال مبارک- سفیان-عاصم بن کلیب-عبدر رحمان بن ال اسود –القامہ =سفیان- عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ نے کہا:

کیا میں تمہارے ساتھ رسولللہ ﷺ کی طرح نماز نہ پڑھوں؟ پھر اسنے نماز پڑھی اور شوروع کی علاوہ دوبارہ ہاتھ اٹھانا نہیں دہرایا-

(نسائی)

دلیل #٧:

وکی-سفیان-عاصم بن کلیب-عبدر رحمان بن ال اسود –القامہ= عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ نے کہا:

کیا میں تمہارے ساتھ رسولللہ ﷺ کی طرح نماز نہ پڑھوں؟ پھر اسنے نماز

پڑھی اور شوروع کی علاوہ دوبارہ ہاتھ نہی اٹھائے-

(ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصحف میں اسے بیان کیا)_

دلیل # ۸:

ابو عثمان سید بن محمد بن احمد ال ہنات اور عبدل وہاب بن عیسا بن ابی

حیاہ (دونوں نے روایت کیا اسحاق بن ابی ابراہیم- القامہ-عبدللہ ابن

مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا:

میں نے رسوللہ ﷺ،ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ

نماز پڑھی. وہ سواے نماز کے شوروع میں کہیں اور ہاتھ نہیں اٹھاتے.

(دارالقطنی) (ابن ادی نے بھی اسکو اپنے اسناد نے ساتھ روایت کیا

ہے.)

دلیل # ۹:

ابن ابی داود- نعیم بن حماد-وکی-سفیان-عاصم بن کلیب-عبدر رحمان بن

ال اسود -القامہ = عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ نے کہا:

رسوللہ ﷺ

پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے.اور دوبارہ نہی اٹھاتے.

(طحاوی شرحی ماانل اثار)

دلیل # ۱۰:

محمدّ بن نعمان- یحییٰ بن یحییٰ-وکی-سفیان نے اسکو اسکو اسی اسناد سے

بیان کیا جس طرح دلیل # ۹ میں ہے.

(طحاوی شرحی ماانل اثار)

دلیل # ۱۱:

ابو بکرہ-مائل-سفیان نے مغیرہ سے روایت کیا.

کہ میں نہیں وائل کی حدیث کو بیان کیا ابراہیم سے، کہ وائل نے

رسوللہ ﷺ کو دیکھا کہ نماز شوروع کرتے وقت دیکھا کہ وہ ہاتھ اٹھا رہے

ہیں. اور رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد بھی .

ابراہیم کہا کہ اگر وائل رضی اللہ نے رسوللله کو ایک دفعہ رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے ابن مسعود رضی اللہ نے ۵۰ مرتبہ دیکھا ہے کہ رسوللله ﷺ رفع یدین نہیں کر رہے-

(طحاوی شرحی ماانل اثار)

دلیل # ۱۲:

احمد بن ابی داود- مسدد-خالد بن عبداللہ- حسین امر بن مرہ جس نے کہا:

میں مسجد حضرا میں داخل ہوا. اور دیکھا کہ التقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کر رہیں ہیں کہ رسوللله ﷺ رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد ہاتھ اٹھاتے تھے- میں نے جا کے کے اسکو ابراہیم سے بیان کیا. تو ابراہیم کو غصّہ آیا اور کہا:

وائل رضی اللہ نے رسول کو دیکھا اس طرح کرتے ہوئے. لیکن ابن مسعود رضی اللہ اور ان کے ساتھیوں نے نہیں دیکھا.

(طحاوی شرحی ماانل اثار)

دلیل #۱۳:

ابو حنیفہ کے ساتھیوں نے بیان کیا:

ابو حنیفہ نے کہا کہ حماد نے روایت کیا ابراہیم سے،اس نے روایت کیا

القامہ اور ال اسود،اور انوں نے ابن مسعود سے.:

بے شک رسولللہ ﷺ

پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے.اور دوبارہ نہی اٹھاتے.

(اصحاب مسانید امام ابو حنیفہ)

نوٹ:

ابن مسعود کی ہدیتہ بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق جید ہیں.

حافظ ابن حجر،دارالقطنی،ابنل قطان نے ابن مسودد کی حدیث کو صحیح کہا.

حافظ ابن حجرنے زیلائ پڑ تخریج جے دوران ہونے تلخیص میں اس فیصلے

کی موافقت کی ہے.

مسند ابو بکر بن ابی شیبہ کی اس حدیث کی ایک صحیح سند جس کے پانچ
راوی ہیں،ابن مسعود کے علاوہ. جو کے مندرجہ ذیل ہیں.
وکی، سفیان،اصم بن کلیب، عبد رحمان بن ال اسود اور القامہ. آئیں
دیکھتے ہیں کے محدثین ان راویوں کے بڑے میں کیا کہتے ہیں.
۱): وکی:
حافظ ابن حجر تہذیبٹ تہذیب میں کہتے ہیں کہ:
وکی بن ال جرح بن ملیح ایک کوفی راوی ہیں. وہ ابو ابو سفیان کے نام سے
جانا جاتا ہے. اس نے اپنے والد، اور اسمعیل بن خالد،اور ایمن بن: وائل
،ابن حتھن اور کئی دوسروں سے روایت کیا. اس کے بیٹے سفیان، ملے اور
عیینہ نے اس سے احادیث روایت کیں. اس کے مشائخ میں سفیان
ثوری، ابی شیبہ کے ۲ بیٹے، ابو حیثمہ اند حمیدی شامل ہیں.
عبدللہ بن احمد بن حنبل اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

میں نے وکی سے زیادہ علم والا اور حافظے میں مضبوط کسی کو نہیں دیکھا.

احمد بن سہل بن بہر امام احمد سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

وکی اپنے وقت میں مسلمانو کا امام تھا.

ابن معین نے کہا:

کہ میں نے واکئے سے زیادہ بہترین انسان نہی دیکھا.

ملا علی قاری کے مطابق،وکی بخاری کے مستند ترین راویوں میں سے ہے.

امام ابرود نے کہا کے وو وکی کو یحییٰ بن سید پڑ ترجیح دیتے ہیں. صحاح ستا کے تمام توی وکی سے روایت کرتے ہیں.

۲): سفیان بن سید بن مسروق ثوری کوفی:

ملا علی قاری اپنے تذکرہ میں کہتے ہیں. کہ سفیان مسلمانوں کا امام اور اللہ کا ثبوت تھے. وہ اپنے وقت میں فق،اجتہاد اور حدیث کے عآلم تھے. وو طبع تابعین میں شامل تھے وکی کی طرح.

ابو قاسم نے کہا:

سفیان حدیث میں امیرل مومنین ہے.

صحاح ستا کے تمام توی وکی سے روایت کرتے ہیں.

۳): عاصم بن کلیب:

ملا علی قاری کہتے ہیں، عاصم صدیق ہیں،ثقہ ہیں. یحییٰ بن معین اور نسائی نے حدیث میں اسکی مستند ہونے کی گواہی دی ہے. مسلم،ابو داود،نسائی،ابن ماجہ اور ترمزی نے ان سے احادیث روایت کی ہیں.

٤): عبدرحمان بن ال اسود:

ملا علی قاری تذکرہ میں کہتے ہیں:

عبدرحمان بن ال اسود عظیم تابعی ہیں. وہ روزانہ ۷۰۰ رکعت نفل پھڑتے تھے. وح میں بہترین تھے.

حافظ ابن حجر تہذیب و تہذیب میں لکتے ہیں:

عبدرحمان بن ال اسود نے احادیث اپنے چا چا، القامہ بن قیس سے سنی.

عاصم بن کلیب اور اوروں نے احادیث عبدرحمان بن ال اسود سے روایت کیں. ابن معین،نسائی،اجل،ابن خراش اور ابن حبان اسے ثقہ کہا.

۵): القامہ بن قیس:

ملا علی قاری تذکرہ میں کہتے ہیں:

القامہ بڑے تابعی تھے. انو نے ابن مسعود اور دوسرے صحابہ سے احادیث روایت کیں.

ابراہیم نخی نے کہا:

القامہ ابن مسعود سے مشبیحات رکھتا تھا. ابن ماجہ کے علاوہ تمام محدثین نے ان سے روایت کیا.

یہاں ثابت ہو ہو گیا کہ مسند ابو بکر بن ابی شیبہ کی حدیث کی سند صحیح ہے.

اسی طرح سنن ابو داود کی حدیث بھی بخاری اور مسلم کے شرائط پڑ صحیح

ہے۔ اس سند میں ابو داود نے ایک اضافی راوی عثمان بن ابی شیبہ کو

لانے ہیں۔ جن ترمزی کے علاوہ تمام محدثین نے انسے روایت کیا۔

ترمزی کی سند مسلم کے شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

نسائی کی سند بھی بخاری اور معلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے کیونکہ

اس سند میں صرف محمّد بن غیلان کا اضافہ ہے۔ اور ابو داود کے علاوہ

تمام محدثین صحاح ستا نے انسے روایت کیا۔

اسی طرح امام ابو حنیفہ کی ابن مسعود والی حدیث کی سند بھی صحیح ہے

کیونکہ حماد بن ابی سلیمان کے علاوہ تمام راوی ثقہ ہیں۔ بخاری اور مسلم

کے علاوہ تمام محدثین نے حماد سے روایت کیا ہے۔

اسی طرح برا بن عازب کی حدیث بھی اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ

رسول نے صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھائے۔

اس حدیث کو عبدر رزاق، احمد، ابو داود، ابن ابی شیبہ ، طحاوی، دارالقتنی اور

دوسروں نے روایت کیا۔

دلیل # ١٤:

عبدرالرزاق- ابن عیینہ-یزید- ادبو رحمان بن ابی لیلیٰ، برا بن ازب رضی اللہ نے کہا:

جب رسول اللہ ﷺ تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ ہم ان کے انگوٹھے ان کے کانوں کے قریب دیکھ لیتے. اسکے بعد پھر آپ نماز میں اسکو نہی دہراتے.

(عبدرالرزاق نے اپنے جامع میں اس حدیث کو بیان کیا).

دلیل # ١٥:

امام احمد- ہشیم- یزید بن ابی زیاد- عبدر رحمان بن ابی لیلی-برا بن عازب نے کہا:

جب رسول اللہ ﷺ تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ ہم ان کے انگوٹھے ان کے کانوں کے قریب دیکھ لیتے. اسکے بعد پھر آپ نماز میں

اسکو نہی دہراتے.

(مسند احمد)

دلیل #١٦:

ابو داود- محمدّ بن صباح ال بزار- شریک- یزید بن ابی زیاد- عبدر رحمان بن ابی لیلی-برا بن عازب نے کہا:

بے شک رسول ﷲ جب نظام شوروع کرتے تھو اپنے ہاتھو کو کانو کے نزدیک تک اٹھاتے. پھر وہ اسکو نہی دہراتے.

(ابو داود)

دلیل #١٧:

ابو داود- حسین بن عبدر رحمان- وکی-ابن ابی لیلیٰ- اسکا بھائی عیسیٰ- حکم- عبدر رہمن بن ابی لیلیٰ- برا بن ازب:

میں نے رسول ﷲ کو دیکھ.وو نماز شوروع کرتے وقت ہاتھ اٹھاتے اور پحیر

نماز ختم ہونے تک ہاتھ نہی اٹھاتے.

(ابو داود)

دلیل # ۱۸:

ابو بکر بن ابی شیبہ-وکی-ابنے ابی لیلیٰ-حکم اور عیسیٰ- عبدر رہمن بن ابی

لیلیٰ- برا بن ازب:

میں نے رسول اللہ کو دیکھ.وو نماز شوروع کرتے وقت ہاتھ اٹھاتے اور پھر

نماز ختم ہونے تک ہاتھ نہی اٹھاتے.

(ابو بکر بن ابی شیبہ)

دلیل # ۱۹:

طحاوی – ابو بکرہ – مائل – سفیان – یزید بن ابی زیاد ابن ابی لیلیٰ- برا بن

عازب سے روایت ہے :

جب رسول اللہ نماز شوروع کرنے کے لئے تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو

اٹھاتے،یہاں تک کہ انکے انگھوٹے انکے کانوں کے نزدیک ہوتے. پھر دوبارہ اسطرح نہی کرتے تھے.

(شرح سنن ال اثار)

دلیل # ۲۰:

طحاوی – ابن ابی داود – امر بن اون – خالد – ابن ابی لیلیٰ – عیسیٰ بن عبد رحمن اپنے والد سے اور وو برا بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ:

باقی حدیث دلیل # ۱۹ کی طرح ہے.

دلیل # ۲۱:

طحاوی – محمدّ بن نعمان – یحییٰ بن یحییٰ روایت کرتے ہیں –

۱.وکی – ابن ابی لیلیٰ-اور انکے بھائی

۲. حکم – ابن ابی لیلیٰ

اور یے دونو روایت کرتے ہیں برا بن عازب سے:
دلیل # ۲۱ کی طرح حدیث.

دلیل # ۲۲:
دارقطنی – احمد بن علی الالہ – عبدل اشتہ – محمدّ بن بکر – شعبہ – یزید
بن ابی زیاد نے کہا:
میں نے سنا ابن لیلیٰ سے، اس نے کہا میں نے سہ برا بن عازب سے..جو
ایک مجلس میں خطب کر رہے تھے.، جس میں کعب بن اجرہ موجود تھے.
برا بن عازب نے کہا:
میں نے رسوللہ کو دیکھا کے آپ پہلے تکبیر میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے
ہیں.
(دارقطنی)

دلیل # ۲۳،

دارقطنی – یحییٰ بن محمدّ بن سید، محمدّ بن سلیمان لوائم – اسمعیل بن زکریا – یزید بن ابی زیاد، عبدر رحمان بن ابی لیلیٰ، برا بن عازب:

میں نے رسوللہ کو دیکھا کے آپ نماز شوروع کرتے وقت اپنے ہتھن کو اپنے کانوں کے برابر اٹھاتے، اسکے بعد وو ے عمل نہی دہراتے یہاں تک کے نماز مکمّل ہو جاتی.

(دارقطنی)

دلیل # ٢٤:

دارقطنی – ابن سید – لوائم – اسمعیل بن زکریا – یزید بن ابی زیاد – ادی بن ثابت – برا بن عازب:

دللیل #٢٣ کی طرح.

دلیل # ٢٥:

دارقطنی – ابو بکر ال آدامی – آبرود بن اسمعیل – عبداللہ بن محمدّ بن ایوب
ال مخزامی – علی بن آسم- محمدّ بن ابی لیلیٰ – برا بن ابی زیاد – عبدر
رحمان بن ابی لیلیٰ برا بن ازب:
دلیل # ۲۳ کی طرح.
(دارقطنی)

دلیل # ۲۶:
جابر نے روایت کیا کہ:
رسولللہ اپنے گھر سے ہماری طرف نکل آے اور کہا، تم نماز میں گھوڑوں
کی دم کی طرح ہاتھ کیو اٹھاتے ہو؟
(صحیح مسلم)
امام بخاری کہتے ہیں کہ ے حدیث حنفیوں کے طریقے کی تائید نہیں کرتی
کیونکے عبداللہ بن ال قبطی جبر بن سمرا سے روایت کرتے ہیں. کہ جبر
کہتے ہیں:

ہم رسوللله کے پیچھے نماز پڑھتے تھے. جب وو اسسلام علیکم کہتے، تو ہم

دونوں طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے. تو رسوللله نے فرمایا:

ان لوگو کے ساتھ کیا مسلہ ہیں. ے لوگ ہاتھون سے اشارہ کرتے ہیں

گھوڑوں کی دم کی طرح. ہاتھوں کو رانوں پڑ رکنا کافی ہیں اور پھر دائیں

بائیں سلام پھیرو.

تو حنفیوں کی طرف سے اسکا جواب یہ ہے- بھائی یہ دو مختلف احادیث

ہیں جو مختلف موضوعات پر مبنی ہے. جو حدیث ہم نے دلیل کے طور پڑ

پیش کی ہے اس میں موضوع فرا یدین ہیں. جس حدیث کی امام بخاری

بات کر رہیں ہیں اس میں موضوع نماز کے دوران سلام کا ہے. اسکی

مکمّل وضاحت ملا علی قاری نے مکرات شرح مشکات میں کی ہے. امام

جمالدین ذیلی کی اس بات کی شدید رد کی ہے کے – اور ثابت کیا ہے کہ

یہ دونوں احادیث دو مختلف موضوعات پر مبنی ہے.

دلیل # ۲۷:

طبرانی – عبد رحمان بن ابی لیلیٰ – حکم – مسقام – ابن عباس:

رسوللّٰہنے فرمایا:

۷ جگھوں کے علاوہ ہاتھ مت اٹھاؤ.

۱. جب نماز شوروع کرو،

۲. جب مسجدل حرام میں داخل ہو اور بیٹلله کو دیکھو.

۳. جب مروہ پڑ کھڑے ہو.

٤. جب لوگو کے ساتھ عرفات میں وقوف کرو.

٥. مزدلفه میں.

٦. مقامین میں.

(طبرانی).(بخاری نے اپنی جز میں اسکو روایت کیا.) یہ حدیث اس سند سے بھی روایت کی گیئ ہے،

وکی – ابنے ابی لیلیٰ – حکم – مسقام – ابن عباس-

دلیل # ۲۸:

حدیث آباد بن زبیر:

میں نے رسولللہ کو دیکھا کے آپ نماز شوروع کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے، اسکے بعد وو ے عمل نہی دہراتے یہاں تک کے نماز مکمّل ہو جاتی.

(بیہقی)

امام بیہقی اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں. آباد تابعی ہے. اور یہ حدیث مرسل ہے. مرسل حدیث حجت ہوتی ہے جب اسکا تعلق قرون سلاسہ سے ہو. اور جب اور احادیث اس حدیث کی تائید کرتے ہوں.

علامہ انور شا کاشمیری کہتے ہیں. کھ میرے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے.

تفصیل کے لئے دیکھئے نیلیل فرقدیں.

دلیل #۲۹:

ابراہیم ال اسود کی حدیث:

میں نے عمر خطّاب کے ساتھ نماز پڑھی. شوروع کے علاوہ اسنے کہیں

بھی ہاتھ نہیں اٹھاے.

(مصنف ابن ابی شیبہ) (دارقطنی) (طحاوی)

"بزلل مجھود" کے مصنف کہتے ہیں کے یہ حدیث صحیح ہے.

دلیل # ۳۰:

کلیب جرمی کی حدیث:

کلیب جرمی اپنے والد سے روایت کرتے کیں جو حضرت علی کے

ساتھیوں میں سے تھے. حضرت علی نماز کے شوروع والی تکبیر کے علاوہ

کہیں بھی ہاتھ نہیں اٹھاتے.

(موطا امام محمدؒ)

دلیل #۳۱:

دلیل # ۳۰ کی طرح.

(ابن ابی شیبہ) (طحاوی)

دلیل # ۳۲:

دلیل # ۳۰ جیسے.

(ابن ابی شیبہ). (طحاوی اور بیہقی نے اسکو اپنے اسناد کے ساتھ روایت

کیا ہے.)

امام طحاوی کہتے ہیں کہ حضرت علی کی اس حدسس سے ثابت ہوگیا کھ

رفع یدین منسوخ ہیں.

علامہ عینی نے اس حدیث کو صحیح کہا.

حافظ نے اد درایۃ میں کہا کھ اسنکے راوی ثقہ ہیں.

ذیلی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے.

دلیل # ۳۳:

ابن مسعود والی حدیث:

(موطا امام محمدؒ)

دلیل # ۳٤:

ابن مسعود والی حدیث:

(ابن ابی شیبہ)

طحاوی نے اسی حدیث کو اپنے اسناد کے ساتھ روایت کیا. اسکے اسنعدد مرسل جید ہیں.

دلیل # ۳٥:

عبدل عزیز بن حکیم کی حدیث،

میں نے ابن عمر دیکھا کھ وہ نماز کے شورو میں ہاتھ اٹھاتے ہیں اور اسکے بات کہیں نہیں.

(موطا امام محمدؒ)

دلیل # ۳۶:

مجاہد کی حدیث:

میں نے ابن عمر کو صرف شوروع نماز کے بغیر ہاتھ اٹھاتے نہیں دیکھا.

(مصنف ابن ابی شیبہ)

دلیل # ۳۷:

دلیل # ۳۶ کی طرح:

(شرح ما انل اثار)

اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے امام طحاوی کہتے ہیں. یہ ابن عمر ہیں.

جس نے نبی کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے. پھر نبی کے بعد آپنے

اسے ترک کر دیا. پس یہ ثابت ہوا کے رفع یدین منسوخ ہے.

امام ابن حمام نے اس حدیث کو تحریرل اصول. بیہقی نے اسے ال ما'رفاہ

میں روایت کیا. امام طحاوی کی اسناد صحیح ہے.

ابن ابی شیبہ ترک رفع یدین کی دلائل میں مندرجہ ذیل شخصیات کو بطور
شریعی ثبوت پیش کرتے ہیں.
حضرت علی اور ان کے اصحاب. ابن مسعود، ابراہیم نخائ،
ہیثامہ، قیس، ابن ابی لیلیٰ، مجاہد، ال اسود، شعبی، ابو عشاق، امام ابو حنیفہ،
امام مالک.

دلیل # ۳۸:
ابو بکر بن آیاش مجاہد سے روایت کرتے ہیں:
میں نے ابن عمر کے پیچھے کئی سال تک نماز پڑھی (ایک روایت کے
مطابق دس سال). آپ نے تکبیر اولیٰ کے علاوہ کہیں بھی ہاتھ نہی
اٹھائے.
یہ سند صحیح ہے. جب کسی صحابی کا عمل اسکی کسی روایت کیۓ قول
سے تضاد کری تو مطلب یہ جو اسنے روایت کیا ہے وو منسوخ ہے. ابو بکر
بن عیاش جو اس حدیث کے راوی ہیں. ال قسطلانی نے شرح بخاری

میں ان کو ضعیف قرار کیا ہے. لیکن یہ دعوہ بذات خود ضعیف ہے.
کیونکے بخاری اور مسلم دونوں نے ابو بکر بن عیاش سے روایت کیا.
حافظ،ثوری، ابن مبارک، یحییٰ بن معین اور امام احمد کے نزدیک یہ ثقہ
راوی ہیں.

دلیل # ۳۹:

حضرت ابو ہریرہ جب نماز شوروی کرتے تھ ہاتھ اٹھاتے، اور جب بھی نیچے
اور اپر ہوتے تو اللہ اکبر کہتے. آپ کہتے کھ میری نماز تم سب می سے زیادہ
رسول اللہ کی مشابہ ہے.
(حافظ ابو امر نے ال-استذکار اور علامہ عینی نے مبانیل اخبار میں روایت
کیا ہے.)

دلیل # ٤٠:

احمد بن یونس — ابو بکر بن آیاش:

میں کسی فقیہ کو تکبیر اولیٰ کے بغیر نماز میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے نہی دیکھا ہے.

(طحاوی)

دلیل #٤١:

ابن عمر:

بے شک رسوللله نماز شوروع کرتے وقت ہاتھ اٹھاتے. اور پھر وو دوبارہ نہی کرتے.

حاکم نے کہا یہ حدیث باطل ہے موضوع ہے. تاہم حکیم کا یہ د'عوہ خود باطل ہے. احناف کا قول ہے باطل کا یہ دعوہ بی بنیاد ہے. شیخ احد سندھی نے کہا کے اسکے راوی ثقہ ہیں. تفصیل کے لئے دیکھیے مواہیبل لطیفہ.

حنفیوں کی رد میں ایک دلیل پیش کی جاتی ہے کھ برا بن عازب رضی اللہ کیحدسس میں محمد بن ابی لیلیٰ ضعیف ہیں. ابو داود نے انہیں ضعیف

کہا ہے. لیکن بات یہ ہے حنفیوں کا یہ عمل صرف اس حدسس سے ثابت نہیں. اور بھی بہت احادیث ہیں جن میں محمد بن ابی لیلیٰ نہیں ہیں. اور وو احادیث صحیح ہیں.

اسی طرح ان احادیث میں بہت سے احادیث بخاری اور مسلم کے شرائط کے مطابق صحیح ہیں. خاص طور پر عبدر رزاق کی سند. یہ دعوہ کھ یزید بن زیاد ضعیف ہیں بے بنیاد ہے.

علامہ عینی شرح بخاری میں لکھتے ہیں.:

بی شک یزید کو ال اجلی ، یعقوب بن سفیان، احمد بن سالح، صباحی اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے. مسلم اور ابن خزیمہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں. اور صرف یزید نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا، بلکے عیسیٰ عبدر رحمان نے بھی اسے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کیا. اسی طرح حکم نے بھی اسے ابنے ابی لیلیٰ سے روایت کیا، جیسا کے ابو داود نے کیا.

دللیل # ٤٢:

انور شا کاشمیری نیلل فرقدین میں کہتے ہیں:

یہاں پڑ ایک بات نہیں وھولنی چاہیے کھ جو لوگ رفع یدین نہی کرتے انکا عمل ادمی ہے (وہ کسی عمل کے نہیں ہونے کو ثابت کرتے ہیں). یہ بات ذہین میں رکیتھے ہوئے انکا عمل بھی احادیث پر ہی ہے، جس میں اس بات کا ثبوت ہے، ان احادیث میں رفع یدین کا کوئی ذکر نہی. اور ان احادیث کی تعداد بہت زیادہ ہے بہ نسبت رفع یدین والے احادیث کے.

دلیل # ٤٣:

عثمان ابن محمدؒ نے مجھ سے کہا، اس نے کہا کھ عبیداللہ ابن یحییٰ نے اس سے کہا، عثمان ابن سودہ ابن آباد مجھ سے کہا،کہ اس نے سنا حفص ابن میسرہ، اس می سنا زائد ابن اسلم سے، اس می سنا عبدللہ ابن عمر سے: انہوں نے کہا:

ہم مکّہ میں رسوللہ کے ساتھ رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد ہاتھ اٹھاتے تھے. جب رسوللہ نے مدینہ ہجرت کی، تو آپ نے رکوع سے پہلے اور بعد میں ہاتھ اٹھانا چھوڑ دیا. اور نماز کی شوروع میں ہاتھ اٹھانا جاری رکھا.

(اخبار ال فقہا وال محدثین (صفحہ ٢١٤) امام محمدؐ ابن حارث ال کشانی (متوفی ٣٦١)

التماس دعاء قاری ذوالفقار احمد قادری

03009423731